Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 59

شمارہ 36

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

29 رمضان 1431 ہجری۔ 9 تبوک 1389 ہش۔ 9 ستمبر 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللّھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا کے حضور سجدات شکر بجالائے

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذْ تَأَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔

ترجمہ: ’’اور جب تمہارے رب نے یہ اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کروگے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا اور اگر تم ناشکری کروگے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔‘‘ (سورہ ابراہیم:۸)

وَمَنْ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ (سورہ النمل:۴۱)

ترجمہ: ’’اور جو بھی شکر کرے تو اپنے نفس کے فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو یقیناً میرا رب مستغنی اور صاحبِ اکرام ہے۔‘‘

....قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (سورہ الاحقاف:۱۶)

ترجمہ: ’’....اس نے کہا اے میرے رب! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کرسکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کردے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔‘‘

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمدللہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ اس کے لئے خیر کا موجب ہوتا ہے۔ اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔‘‘

(مسلم کتاب الزھد باب المومن امرہ کلہ خیر)

☆......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نعمت، شکر کے ساتھ وابستہ ہے اور شکر کے نتیجہ میں مزید عطا ہوتا ہے اور یہ دونوں ایک ہی لڑی میں پروئے ہوتے ہیں۔ اور خدا کی طرف سے مزید عطا کرنے کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ بندہ شکر کرنا نہ چھوڑ دے۔‘‘ (کنز العمال جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۵۱)

☆......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا کہ جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ بڑی (نعمت) پر بھی شکر ادا نہیں کرتا اور جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا کرتا۔ نعمائے الٰہی کا ذکر کرتے رہنا شکر گزاری ہے اور اس کا عدمِ ذکر کفر (یعنی ناشکری) ہے جماعت ایک رحمت ہے اور تفرقہ بازی (پراگندگی) عذاب ہے۔‘‘ (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۲۷۸)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا کے حضور سجدات شکر بجالائے کہ اس نے محنت کو اکارت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے محبت بڑھے گی اور ایمان میں ترقی ہوگی اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کروگے تو البتہ میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا۔ اور اگر کفرانِ نعمت کروگے تو یاد رکھو کہ عذاب سخت میں گرفتار ہوگے۔ اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کسی کامیابی پر جو اُسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلاء میں وہ ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے بظاہر ایک ہندو اور ایک مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی نعمت، دانش اور قابلیت کو خدا بنالیتا ہے۔ مگر مومن خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہوجاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۹۹-۹۸)

’’یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد صحیحہ کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بدوں مشقت اور محنت کے دکھائی ہے وہ راہ جو آپ لوگوں کو اس زمانے میں دکھائی گئی ہے بہت سے عالم ابھی تک اس سے محروم ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے اس فضل اور نعمت کا شکر کرو اور وہ شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمال صالحہ کو بجالاؤ جو عقائد صحیحہ کے بعد دوسرے حصہ میں آتے ہیں اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دعا مانگو کہ وہ ان عقائد صحیحہ پر ثابت قدم رکھے اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۴-۹۵ جدید ایڈیشن رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۶۶)

ادارہ بدر کی جانب سے قارئین بدر کی خدمت میں

’’عید مبارک‘‘

کا تحفہ پیش خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عید کی تمام برکات سے مستفیض فرمائے۔ آمین۔ پرخلوص دُعاؤں کے ساتھ۔

119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان، قادیان دارالامان میں مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل منعقد کیا جارہا ہے۔ احباب کرام ابھی سے اِس للہی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کردیں۔ خود بھی شامل ہوں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله

مولانا وحید الدین خان صاحب کا تائیدی مضمون
اور
بعض غلط فہمیوں کے ازالے

...... قسط: ۸ (آخری) ....

گزشتہ مضامین میں ہم محترم مولانا وحید الدین خان صاحب صدر اسلامی مرکز دہلی کے اس تائیدی مضمون پر تبصرہ کر چکے ہیں جو انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی تائید میں تحریر فرمایا ہے اور جس میں وہ مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کا ذکر کر کے اس اُمت میں مسیح و مہدی کی آمد کا ذکر کرتے ہیں۔ اس مضمون میں یہ بھی ذکر ہے کہ مسیح و مہدی دراصل ایک ہی شخصیت کے دو منصب ہیں اور یہ کہ دجال اور یاجوج ماجوج سے مراد یورپ کی عیسائی اقوام اور پادری صاحبان ہیں نیز یہ کہ ایسے وقت میں امام مہدی و مسیح موعود آئیں گے جب کہ اسلام نام کا رہ جائے گا اور قرآن مجید کے صرف ظاہری الفاظ رہ جائیں گے اور مساجد بظاہر تو آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اسی طرح علامہ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ دجال اور دیگر کفار کا مقابلہ ظاہری تلوار سے نہیں ہوگا بلکہ ان کے قتل سے مراد دلائل و براہین کے ذریعہ قتل ہے۔ ہم نے عرض کیا تھا کہ مولانا صاحب کے یہ عقائد دراصل وہی ہیں جو سوا صدی قبل باذن الٰہی حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے بیان فرمائے تھے۔

ہم نے عرض کیا تھا کہ اس بیان کے ساتھ ساتھ مولانا صاحب امام مہدی کے نبی ہونے کے قائل نہیں ہیں اور ساتھ ہی آپ اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ امام مہدی اپنی آمد کے بعد کوئی دعویٰ کرے گا۔ مولانا صاحب کے اس بیان کے متعلق عرض کر کے ہم بادلائل ثابت کر چکے ہیں کہ چونکہ امام مہدی و مسیح موعود کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا لہٰذا وہ دعویٰ بھی کرے گا اور دنیا میں اس کے ذریعہ عظیم الشان عالمگیر نشانات کا ظہور بھی ہوگا۔ گزشتہ گفتگو میں ہم حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے کارنامہ ’’کسر صلیب‘‘، قتل دجال اور تمام ادیان باطلہ پر اسلام کے غلبے کے اظہار کا ذکر کر چکے ہیں۔

آج کی گفتگو میں ہم بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے مسلمانوں کے اندرونی فرقوں کی کیا اصلاح فرمائی ہے۔ یہ مضمون اس قدر وسیع ہے کہ اس پر سینکڑوں صفحات کی کئی ضخیم کتب لکھی جا سکتی ہے لیکن اس مختصر سے مضمون میں ہم اس تعلق میں صرف چند نکات ہی پیش کر سکیں گے جن سے انشاء اللہ روز روشن کی طرح ثابت ہو جائے گا کہ درحقیقت آپؑ ہی وہ مسیح و مہدی ہیں جن کی آمد کا وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

اس موقع پر پہلی اور بنیادی بات یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا حقیقی تصور اس دنیا سے مفقود ہو چکا تھا۔ دیگر مذاہب کے ماننے والے تو خیر حقیقی وحدانیت سے کوسوں دور ہیں ہی لیکن خود مسلمان کہلانے والے بھی اُس چمکتی ہوئی وحدانیت سے غافل تھے جو قرآن مجید نے پیش فرمائی ہے۔ اس موقع پر ہم صرف قبر پرست بریلوی فرقہ کا ذکر نہیں کریں گے، ان کے مشرکانہ عقائد تو ظاہر و باہر ہیں جن کی بناء پر اہل حدیث، دیوبندی اور وہابی حضرات اُن کو بدعتی اور مشرک قرار دیتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ مؤحد کہلانے والے وہابی اور اہل حدیث بھی وحدانیت سے کوسوں دُور ہیں۔ اس موقع پر ان کے ان مشرکانہ عقائد کو یاد کیجئے جو وہ باوجود مؤحد کہلانے کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وہ رکھتے ہیں یعنی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسمانی مُردوں کو زندہ کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ وہ مادر زاد اندھوں کو اچھا کر دیتے تھے۔ وہ پرندوں کی تخلیق کرتے تھے وغیرہ وغیرہ اور یہ مشرکانہ عقائد ان کی کتب میں موجود ہیں اور ایسے خیالات سے ان کی تفسیریں بھری پڑی ہیں۔

چنانچہ اس تعلق میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کی تفسیر کنز الایمان اور مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع کی تفسیر معارف القرآن اور اس طرح کی کئی تفاسیر مطالعہ کی جا سکتی ہیں۔ اس دور میں عیسائیوں نے ایسی تفاسیر کو پڑھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افضلیت ثابت کی ہے مسیحیوں کی طرف سے شائع کردہ کتاب حقائق قرآن میں لکھا ہے:۔

’’مسیح کا مردوں کو زندہ کرنا اہل اسلام نے از روئے قرآن تسلیم کیا ہے اور احیائے موتیٰ بشری طاقت سے بالاتر اور فقط الوہیت سے مخصوص ہے چنانچہ قرآن کہتا ہے هو الذی یحی ویمیت (المؤمنون: رکوع ۵) یعنی وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ خدا کسی کو اپنی صفات مخصوصہ میں شریک نہیں کرتا جیسا کہ لا یشرک فی حکمہٖ احداً (الکہف رکوع ۴) سے ظاہر ہے پس خاصہ الوہیت میں سوائے مسیح کے اور کوئی دوسرا شریک نہیں۔ کیا۔ محمد صاحب نے کبھی کوئی مردہ زندہ کیا؟ کیا ان حقائق سے اظہر من الشمس نہیں کہ مسیح محمد سے افضل ہے؟‘‘

(حقائق قرآن شائع کردہ پنجاب ریلیجیس بک سوسائٹی انارکلی لاہور بار ششم سن ۱۹۲۸ صفحہ ۵)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام علماء کی اس فحش غلطی کے متعلق جس سے شرک لازم آتا ہے فرماتے ہیں:۔

’’ہمارے کم توجہ علماء کی یہ غلطی ہے کہ ان (مسیح علیہ السلام) کی نسبت یہ گمان کرتے ہیں کہ گویا وہ بھی خالق العٰلمین کی طرح کسی جانور کا قالب تیار کر کے پھر اس میں پھونک مارتے تھے اور وہ زندہ ہو کر اُڑ جاتا اور مردہ پر ہاتھ رکھتے تھے اور وہ زندہ ہو کر چلنے پھرنے لگتا تھا۔ اور غیب دانی کی بھی ان میں طاقت تھی اور اب تک مرے بھی نہیں مع جسم آسمان پر موجود ہیں اور اگر یہ باتیں جو ان کی طرف نسبت دی گئی ہیں صحیح ہوں تو پھر ان کے خالق العالم اور عالم الغیب اور محی اموات ہونے میں کیا شک رہا۔ پس اگر اس صورت میں کوئی عیسائی ان کی الوہیت پر استدلال کرے اس بناء پر کہ لوازم ہستی کا پایا جانا وجود شے کو مستلزم ہے تو ہمارے بھائی مسلمانوں کے پاس اس کا کیا جواب ہے گا‘‘۔ (شہادت القرآن روحانی خزائن جلد نمبر ۶ صفحہ ۳۷۳ صفحہ ۳۷۴ حاشیہ)

پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی عظیم الشان اصلاح فرمائی ہے کہ مسلمانوں کو شرک سے نجات دلائی ہے۔

علاوہ اس کے حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل قرآن مجید کے متعلق بھی علماء میں نہایت خطرناک عقائد پیدا ہو گئے تھے۔ مثال کے طور پر علماء اس میں نسخ کے قائل تھے۔ یہ کہتے تھے کہ قرآن مجید کی کچھ آیات منسوخ ہیں بعض نے تفاسیر میں لکھا کہ قرآنی آیات شیطانی دست برد سے پاک نہیں اور کہا کہ بعض دفعہ شیطان الہام الٰہی میں دخل دیتا تھا۔ بعض قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کے قائل نہیں تھے۔ بعض حدیث کو قرآن مجید پر قاضی قرار دیتے تھے بعض نے قرآن مجید میں تقدیم و تاخیر کو تسلیم کر لیا اور بالآخر یہ بھی کہنے لگے کہ اب کلام الٰہی نازل ہی نہیں ہو سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کے متعلق علماء کی ان تمام غلطیوں کو دُور فرمایا۔ آپؑ نے فرمایا قرآن مجید کی آیات تو دور کی بات ہے اس کا ایک شعشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی قرآن مجید میں کبھی بھی شیطان کا دخل رہا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ قرآن مجید کا ترجمہ نہایت ضروری ہے چنانچہ جماعت احمدیہ اب تک دنیا کی بیسیوں زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کر چکی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی ہدایت کا پہلا ذریعہ قرآن مجید ہے اور دوسرے نمبر پر سنت اور تیسرے پر حدیث ہے اور آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں کلام کرتا ہے اور اب بھی کلام کرتا ہے اور قرآن مجید کی تائید و تصدیق اور اس کی صحیح تشریح کے سمجھانے کیلئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ اپنا کلام نازل فرماتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت کبھی بھی معطل نہیں ہو سکتی۔

جہاں تک انبیاء پر ایمان لانے کا تعلق ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ اسلام سے پہلے مسلم علماء پادریوں کی نقل میں کئی انبیاء علیہم السلام کو گناہ گار ثابت کرتے رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر ہر نبی کے انہوں نے گناہ گنوا دئے۔ حضرت آدمؑ کو گناہگار ثابت کیا کہ انہوں نے صاف اور واضح احکام الٰہیہ کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کو اس لئے گنہگار بتایا کہ انہوں نے باوجود اللہ کے منع کرنے کے اپنے بیٹے کیلئے دُعا کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق لکھا کہ انہوں نے نعوذ باللہ تین جھوٹ بولے۔ چنانچہ حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت موسیٰ اور کئی دیگر انبیاء پر تفاسیر میں طرح طرح کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اور عقائد کی اصلاح فرمائی وہاں اس تعلق میں بھی مسلمانوں کی صحیح راہنمائی فرمائی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: انبیاء تو دنیا میں نیکی قائم کرنے کیلئے آتے ہیں اور اس لئے لوگوں کے لئے نمونہ ہوتے ہیں اسلئے ان کی زندگیاں ہر طرح کے اعتراضات سے پاک ہوتی ہیں اور آپ نے قرآن مجید کے ان مقامات کی جن کے متعلق پہلے مفسرین نے خلاف شان انبیاء تفسیریں کی ہیں ایسی عظیم الشان تفسیر پیش کی کہ انہی آیات سے انبیاء علیہم السلام کی شان ظاہر ہوتی ہے۔ اسی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی روشنی میں یہ بھی بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صرف خاص خاص اقوام اور ممالک میں ہی نہیں بلکہ اللہ نے اپنی وسیع رحمت کے تحت دنیا کے ہر ملک اور ہر خطہ میں اپنے نبی رسول بھجوائے ہیں چنانچہ اس بناء پر آپ نے حضرت کرشن علیہ السلام اور حضرت رام چندر جی، حضرت بدھ، وغیرہ کو خدا کے فرستادہ اور نبی قرار دیا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن مجید کے نزول کے بعد صرف اور صرف قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے جو قابل عمل ہے لیکن جہاں تک سابقہ انبیاء علیہم السلام اور کتب کا تعلق ہے ان سب پر ایمان ایک مسلمان کا فرض ہے۔ اس اعتبار سے جہاں تورات اور انجیل خدا کی طرف سے آنے والی کتب ہیں بالکل اسی طرح وید بھی کسی زمانہ میں اللہ کی طرف سے اُترا تھا اور جس طرح تورات اور انجیل میں تحریف ہوئی ہے بالکل اسی طرح ویدوں میں بھی تحریف ہوئی ہے اور اس بات کو ان مذاہب کے علماء خود بھی تسلیم کرتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دیگر کتب کی اصلاحات کے ساتھ ساتھ ایک عظیم اصلاح یہ بھی فرمائی کہ جہاد کے حقیقی مفہوم کو مسلمانوں کے سامنے پیش فرمایا۔ یہ وہ حقیقی مفہوم ہے کہ اگر مسلمان اس کو مان لیتے تو آج عالم اسلام جس مصیبت کا شکار ہے اس سے بچ جاتا۔ اس دور میں بعض مسلم علماء کا یہ خیال ہے کہ اسلام چونکہ دین حق ہے اور ایک سچائی ہے اس لئے اس سچائی کو پھیلانے کیلئے جبر کرنا جائز ہے۔ اور ساتھ ہی وہ یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ چونکہ اسلام سچا مذہب ہے اور اس کے بالمقابل دیگر ادیان باطل پر ہیں اس لئے دیگر مذاہب کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ کریں۔ اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کے خلاف تلوار اُٹھانا

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

شہداء لاہور میں سے آٹھ مزید شہداء کا ذکر خیر

ان سب شہداء میں بعض اعلیٰ صفات قدر مشترک کے طور پر نظر آتی ہیں۔ مثلاً ان کا نمازوں کا اہتمام اور اپنے بچوں اور گھر والوں کو بھی اس طرف توجہ دلانا۔ تہجد اور نوافل کا التزام، گھریلو زندگی میں اور گھر سے باہر بھی ہر جگہ اخلاق حسنہ کا مظاہرہ۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا۔ جماعتی غیرت کا بے مثال اظہار، اطاعت نظام کا غیر معمولی نمونہ، دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے سارے حقوق کی ادائیگی کے باوجود جماعت کے لئے وقت نکالنا۔ پھر یہ کہ خلافت سے غیر معمولی تعلق، محبت اور اطاعت کا اظہار۔

شہداء جو شہادت کے مقام پر پہنچے یقیناً یہ شہادت کا رتبہ ان کے لئے عبادتوں کی قبولیت اور حقوق العباد کی ادائیگی کا حق ادا کرنے کی سند لئے ہوئے ہے۔

یہ لوگ تھے جنہوں نے عبادات اور اعمال صالحہ کے ذریعہ سے نظام خلافت کو دائمی رکھنے کے لئے آخر دم تک کوشش کی اور اس میں نہ صرف سرخرو ہوئے بلکہ اس کے اعلیٰ ترین معیار بھی قائم کئے۔

ہمارا فرض ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ان قربانیوں کا حق ادا کریں۔

شام کے سابق امیر جماعت مکرم نذیر المرادنی صاحب مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 09رجولائی 2010ء بمطابق 09روفا 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

شہداء کا جو ذکر خیر چل رہا ہے۔ اسی سلسلے میں آج سب سے پہلے میں ذکر کروں گا۔ **مکرم احسان احمد خان صاحب شہید ابن مکرم وسیم احمد خان صاحب کا۔** شہید مرحوم کے پڑدادا حضرت منشی دیانت خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ نارو ضلع کانگڑہ کے رہنے والے تھے۔ یوسف زئی خاندان سے تعلق تھا۔ شہید مرحوم کے پڑدادا کے دو بھائی حضرت شہامت خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت منشی امانت خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1890ء میں بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ اور 313 صحابہ میں شامل ہوئے۔ مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ جو آجکل یہاں لندن میں ہیں، شہید مرحوم کے چچا ہیں۔ جبکہ شہید مرحوم کے دوسرے بھائی ندیم احمد خان صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔ شہید مرحوم 1984ء میں پیدا ہوئے۔ دو سال سے شیزان انٹرنیشنل میں ملازمت کر رہے تھے۔ جبکہ جماعت احمدیہ بھماں ضلع لاہور میں (یہ پتہ نہیں کون سی جماعت ہے) بطور سیکرٹری وقف جدید خدمت کی توفیق مل رہی تھی۔ بوقت شہادت ان کی عمر 26 سال تھی۔ اور مسجد دارالذکر گڑھی شاہو میں جام شہادت نوش فرمایا۔ سانحہ کے روز صبح غسل کے بعد نماز پڑھی اور تلاوت کی اور ملازمت کے لئے روانہ ہونے سے پہلے اہلیہ کو بتایا کہ میں یہ جمعہ دارالذکر میں پڑھوں گا۔ اور ساتھ ہی بتایا کہ پچھلا جمعہ میرے سے رہ گیا تھا۔ بیٹی کو اٹھا کر پیار کیا اور روانہ ہو گئے۔ قریباً 1:35 پر مسجد دارالذکر سے اپنی والدہ محترمہ کو فون کر کے بتایا کہ یہاں دہشتگرد آ گئے ہیں۔ والدہ محترمہ کو تسلی دی، پھر اس کے بعد دوبارہ رابطہ نہ ہو سکا۔ اس دوران دہشتگردوں نے جب گرنیڈ پھینکے اس کے شیل لگنے سے زخمی ہوئے۔ جب غلط افواہ پھیلی کہ دہشتگرد مارے گئے ہیں اور باہر آ جائیں تو باہر نکلنے پر دوبارہ گرنیڈ کے ٹکڑے لگنے سے شہید ہو گئے۔ ربوہ میں تدفین ہوئی ہے۔ تدفین سے قبل ان کے چچا نے اپنے گھر ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں بہت سے غیر از جماعت لوگوں نے شرکت کی۔ شہید مرحوم کی والدہ نے شہادت سے ایک ماہ قبل خواب میں دیکھا کہ ان کا بیٹا شہید ہو گیا ہے اور اس کی میت کو صحن میں رکھا گیا ہے اور میں بیٹے کے منہ پر پیار سے ہاتھ پھیرتی ہوں اور پوچھتی ہوں کہ کیا ہوا؟ اس خواب سے گھبرا کر اٹھ جاتی ہوں اور صدقہ دیتی ہوں۔ شہادت کے بعد اسی جگہ پر جنازہ لا کر رکھا گیا جہاں خواب میں دیکھا تھا۔ شہادت سے چند دن پہلے شہید نے خود بھی ایک خواب دیکھا اور ہڑبڑا کر اٹھ گئے۔ والدہ کو صرف اتنا بتایا کہ بہت بُرا خواب ہے۔ پھر صدقہ بھی دیا۔

شہید مرحوم بہت ہی ایماندار اور نیک فطرت انسان تھے۔ دوسروں سے ہمدردی اور محبت سے پیش آتے تھے۔ والدین کی خدمت بڑی توجہ سے کیا کرتے تھے۔ ان کے چچا نے مجھے بتایا کہ کام سے گھر آتے تھے تو پہلے والدین کو سلام کرتے تھے پھر بیوی بچوں کے پاس اپنے گھر جاتے تھے۔ اور روزانہ رات کو اپنے والد کے پاؤں دبا کے سویا کرتے تھے۔ انہوں نے والد والدہ کی خدمت کا حق ادا کیا۔ ان کی شادی کو ڈیڑھ سال ہوا تھا۔ ان کی ایک چار ماہ کی وقفِ نو کی بچی ہے۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم منور احمد قیصر صاحب شہید ابن مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب کا۔** شہید مرحوم کے خاندان کا تعلق قادیان سے تھا، قادیان سے پاکستان بننے کے بعد گوجرہ منتقل ہوئے۔ اس کے بعد لاہور شفٹ ہو گئے۔ ان کے خاندان میں سب سے پہلے حضرت عبدالعزیز صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آڑھتی تھے انہوں نے بیعت کی تھی۔ وہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ یہ شہید مرحوم کے دادا مکرم میاں دوست محمد صاحب کے کزن تھے۔ ان کے دادا اور خاندان کے دیگر لوگوں نے خلافتِ ثانیہ میں بیعت کی۔ شہید مرحوم پیشے کے لحاظ سے فوٹو گرافر تھے۔ پچھلے قریباً بیس سال سے جمعہ کے روز دارالذکر کے مین گیٹ پر ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔ بوقتِ شہادت ان کی عمر 57 برس تھی۔ مسجد دارالذکر میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ دارالذکر کے مین گیٹ پر ڈیوٹی کے دوران کئی دفعہ اس بات کا اظہار کیا کہ اگر کوئی حملہ کرے گا تو میری لاش سے گزر کر ہی آگے جائے گا۔ سانحہ کے روز قریباً گیارہ بجے ڈیوٹی پر پہنچے۔ فرنٹ لائن پر کھڑے تھے کہ 1:40 پر دہشتگردوں نے آتے ہی فائرنگ شروع کر دی۔ ایک کو تو انہوں نے مضبوطی سے پکڑ لیا جبکہ دوسرے نے آپ پر فائر کر کے آپ کو شہید کر دیا۔ اہلیہ محترمہ نے چند دن قبل خواب میں دیکھا کہ ایک تابوت ہے جو عام سائز سے کافی اونچا ہے جس کے قریب ایک بنچ پڑا ہے۔ ان کے ایک عزیز بنچ پر پاؤں رکھ کر تابوت کے اندر لیٹ جاتے ہیں۔ پوچھنے پر کہ یہ کیوں لیٹے ہیں حالانکہ یہ تو اچھے بھلے ہیں، (یہ واقعہ بیچ میں رہ گیا ہے پورا بیان کرنے سے) اہلیہ نے بتایا کہ جمعہ پر جانے سے پہلے میں نے ان کو گولڈن رنگ کا سوٹ استری کر کے دیا اور ساتھ ہی کہا کہ آج تو آپ دلہوں والا سوٹ پہن رہے ہیں۔ چنانچہ خوب تیاری کر کے نمازِ جمعہ کے لئے گئے۔ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ احساسِ ذمہ داری بہت زیادہ تھا۔ کبھی کسی سے شکوہ نہیں کیا۔ نمازوں کے پابند تھے۔ فوٹو سٹیٹ کا کام بھی کرتے تھے۔ قریبی کالج سے بچے فوٹو سٹیٹ کروانے آتے تو بغیر گنے ہی پیسے

رکھ لیتے۔ کہتے تھے کہ کبھی کسی کے پاس پورے پیسے نہیں بھی ہوتے اس لئے میں نہیں گنتا۔ بعض دفعہ مخالفین آپ کی دکان پر آپ کے سامنے ہی مخالفانہ پوسٹر لگا جاتے تھے۔ آپ ان سے جھگڑا نہ کرتے اور بعد میں اتار دیتے۔ اپنے بیٹے کو کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی زیادتی کرے تو خاموشی سے واپس آ جاؤ۔ اگر آپ نے جواب دیا تو پھر آپ نے اپنا معاملہ خود ہی ختم کرلیا۔ اگر اللہ پر چھوڑ دیا تو اللہ ضرور بدلہ لے گا۔

اگلا ذکر ہے **مکرم حسن خورشید اعوان صاحب شہید ابن مکرم خورشید اعوان صاحب** کا۔ شہید مرحوم کا تعلق بندیال ضلع چکوال سے تھا۔ ان کے والد اور دادا پیدائشی احمدی تھے۔ تاہم کچھ عرصہ قبل ان کی فیملی کے دیگر افراد نے کمزوری دکھاتے ہوئے ارتداد اختیار کرلیا جبکہ شہید مرحوم بفضلہٖ تعالیٰ شہادت کے وقت تک جماعت سے وابستہ رہے۔ ان کے ایک اور بھائی مکرم سعید خورشید اعوان صاحب جو جرمنی میں ہیں، انہوں نے بھی جماعت کے ساتھ وابستگی رکھی۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 24 سال تھی۔ غیر شادی شدہ تھے۔ مسجد دارالذکر میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ سانحہ کے روز دارالذکر میں نمازِ جمعہ ادا کرنے گئے۔ دہشتگردوں کے آنے پر گھر فون کر کے بتایا کہ مسجد پر حملہ ہوگیا ہے، میں زخمی ہوں، دعا کریں۔ اسی دوران دہشتگردوں کی فائرنگ سے شہید ہوگئے۔ ان کے فیملی کے غیر از جماعت ممبران ان کے احمدی ہونے کے بارے میں اعتراضات کرتے رہے جس پر ان کے والدین ان کے دباؤ میں آ گئے اور اطلاع دی کہ اگر احمدی احباب نے نمازِ جنازہ پڑھی تو علاقے میں فساد پھیل جائے گا۔ یہاں پر ختمِ نبوت والے (نام نہاد ختم نبوت والے کہنا چاہئے) کافی ایکٹو (Active) ہیں۔ انہی وجوہات کی بنا پر احمدی احباب کو نمازِ جنازہ ادا نہ کرنے دی گئی۔ غیر از جماعت نے ہی نمازِ جنازہ پڑھی اور تدفین کی۔ تاہم علاقے میں عام لوگ مجموعی طور پر اس امر پر افسوس کا اظہار کرتے رہے۔ شہید کے والد پہلے تو مخالفت کے باعث کوائف دینے سے انکار کرتے رہے، جس پر سمجھایا گیا کہ آپ کے بیٹے نے جان دے کر پیغام دیا ہے کہ دنیاوی لوگوں سے خوف نہ کھائیں، خواہ جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ شہید مرحوم کی قربانیوں کو چھپانا شہید کے ساتھ زیادتی ہے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے کوئی کوائف نہیں دیئے۔ اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے اور ان کی یہ قربانی ان کے گھر والوں کی بھی آنکھیں کھولنے کا باعث بنے۔

مکرم ملک حسن خورشید اعوان صاحب کے بارے میں امیر صاحب چکوال نے لکھا ہے کہ دعوتِ الی اللہ کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ پچھلے چند سالوں سے آپ کے والد مکرم ملک خورشید احمد صاحب نے جماعت احمدیہ سے علیحدگی اختیار کی تو ملک حسن خورشید صاحب اپنے حقیقی عقیدہ یعنی احمدیت سے منسلک رہے اور تادمِ آخر اس کے ساتھ رہے۔ نمازِ جمعہ گڑھی شاہو دارالذکر میں جا کر ادا کرتے تھے۔ متعدد بار والدین کے اصرار کے باوجود اپنے ایمان پر قائم رہے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم ومحترم محمود احمد شاد صاحب شہید مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری غلام احمد صاحب** کا۔ شہید مرحوم کے خاندان کا تعلق خونن ضلع گجرات سے تھا۔ شہید مرحوم کے دادا مکرم فضل داد صاحب نے بیعت کی تھی۔ شہید مرحوم کے والد بہت متعصب تھے۔ ایک دفعہ ایک کتاب ''تبلیغِ ہدایت'' فرش پر بکھری پڑی تھی اس کو اکٹھا کرنے لگے اور سوچا کہ اس کو پڑھنا نہیں ہے۔ لیکن جب ترتیب لگا رہے تھے تو کچھ حصہ پڑھا، دلچسپی پیدا ہوئی اور ساری کتاب پڑھنے کے بعد کہا کہ میں نے بیعت کرنی ہے۔ اور 1922ء میں گیارہ سال کی عمر میں بیعت کر لی۔ شہید مرحوم کے والد صاحب نائب تحصیلدار رہے۔ آپ نے کبھی کسی سے رشوت نہیں لی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی سندھ میں زمینوں کے مختارِ عام تھے اور انتہائی نیک اور متقی انسان تھے۔

شہید مرحوم 31رمئی 1962ء کو پیدا ہوئے اور پیدائشی وقف تھے۔ 1986ء میں جامعہ پاس کیا۔ اس کے علاوہ محلے کی سطح پر متعدد جماعتی عہدوں پر خدمت کا موقع ملا۔ اس کے علاوہ نائب ایڈیٹر ماہنامہ خالد کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں بطورِ مربی سلسلہ تقرری کے علاوہ تنزانیہ میں بھی گیارہ سال مربی سلسلہ کے طور پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں قریباً تین ماہ قبل تقرری ہوئی تھی۔ بوقتِ شہادت ان کی عمر قریباً 48 سال تھی اور نظامِ وصیت میں بھی شامل تھے۔ مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

سانحہ کے روز نیا سوٹ پہنا، نیا رومال لیا۔ اپنی رہائشگاہ میں دو رکعت ادا کرنے کے بعد اپنے بیٹے کے ہمراہ نمازِ جمعہ کے لئے مین ہال میں پہنچ گئے۔ لوگوں نے بتایا کہ حملے کے دوران آپ مسلسل لوگوں کو دعاؤں کی طرف توجہ دلا رہے تھے۔ جب حملہ آور مسجد کے اندر آیا تو آپ نے بلند آواز میں نعرہ بھی لگایا اور مسلسل درود شریف کا ورد کرتے رہے۔ آپ کے سینے میں دو گولیاں لگی تھیں جس کی وجہ سے آپ کی شہادت ہوگئی۔ اس سانحہ میں آپ کا بیٹا اللہ کے فضل سے محفوظ رہا۔ شہید مرحوم کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ شہادت سے ایک روز قبل مؤرخہ 27رمئی کی رات ایم ٹی اے پر عہد نشر ہو رہا تھا۔ (وہ عہد جو خلافت کا میں نے خلافت جوبلی پر دہرایا تھا) انہوں نے اونچی آواز میں یہ عہد دوہرایا اور یہ ارادہ کیا کہ جمعہ کے دن خطبہ کے بعد پوری جماعت کے ساتھ یہ عہد دہرائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اہلیہ نے مزید بتایا کہ آپ بہت ہی نڈر تھے۔ جب جماعت کے خلاف آرڈیننس آیا تو اس کے کچھ عرصہ بعد اپنی ہمشیرہ کے ہمراہ سفر پر جا رہے تھے قمیص پر کلمہ طیبہ کا بیج لگا ہوا تھا۔ ان کی ہمشیرہ ڈر رہی تھیں اور احتیاط کے لئے ان سے کہا۔ لیکن انہوں نے جواب دیا کہ تمہارا ایمان اتنا کمزور ہے؟ سٹیشن پر اترنے کے بعد وہاں موجود پولیس اہلکار سے جا کر سلام کیا اور اپنی ہمشیرہ سے کہا دیکھو میں تو ان سے سلام کر کے آیا ہوں۔ آپ کو خدا تعالیٰ پر بہت ہی توکل تھا۔ شہید مرحوم کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ تنزانیہ میں بھی خدمت کے دوران ان کی مخالفت ہوئی اور اس دوران اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشان بھی دیکھے۔ 1999ء میں معاندِ احمدیت شیخ سعیدی نے مربی صاحب پر ایک الزام لگایا کہ انہوں نے کچھ غیر قانونی بندوں کو اپنے مشن ہاؤس میں پناہ دے رکھی ہے۔ پولیس مشن ہاؤس آ گئی اور تلاشی کے بعد مربی صاحب کو تھانہ لے گئی۔ یہ قصہ تنزانیہ کا ہے۔ مربی صاحب نے وہاں پہنچ کر اپنا اور جماعت کا تعارف کروایا تو پولیس والوں نے معذرت کرتے ہوئے آپ کو چھوڑ دیا۔ بعد ازاں پولیس سے بہت اچھے تعلقات بن گئے۔ اس کے تھوڑے ہی عرصے بعد شیخ سعیدی کو اسی الزام میں حکومت نے سعودی عرب سے ڈی پورٹ (Deport) کر دیا اور یہ خبر اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں تنزانیہ میں ہی ایک دفعہ جماعتی دورے پر جانے لگے تو مجھے ملیریا بخار تھا۔ میں نے کہا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور آپ جا رہے ہیں؟ مربی صاحب کہتے ہیں کہ مَیں اللہ کا کام کرنے جا رہا ہوں اور تمہیں بھی اللہ کے حوالے کر کے جا رہا ہوں۔ شہید کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں تقرری کے کچھ عرصے بعد سے دھمکی آمیز ٹیلیفون کالز کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ جب پہلی کال آئی تو مربی صاحب ایک شادی کے فنکشن میں گئے ہوئے تھے۔ معلوم ہوا کہ کچھ لوگ آپ کا پیچھا کر رہے ہیں۔ تو خدام الاحمدیہ کے کچھ ممبران نے بحفاظت مربی صاحب کو گھر پہنچا دیا۔ گھر واپس پہنچنے پر مجھے کہتے ہیں کہ دیکھو کیسی عظیم الشان جماعت ہے کہ ان خدام سے ہمارا کوئی دنیاوی رشتہ نہیں ہے لیکن ہر وقت یہ ہماری حفاظت کے لئے تیار رہتے ہیں۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اگر تُو نے میری قربانی لینی ہے تو میں حاضر ہوں لیکن میری اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھنا۔ ان حالات میں جب ان کو بہنوں کے فون آتے اور وہ اس خواہش کا اظہار کرتیں کہ چھٹی لے کر ربوہ آ جائیں تو آپ کہتے کہ جب باقی احمدی قربانی دے رہے ہیں تو ہم قربانیاں کیوں نہ دیں اور میدان چھوڑ کر کیوں بھاگیں۔ ان حالات سے بعض دفعہ پریشان ہو کر مَیں جب رو پڑتی تو مجھے کہتے کہ شہداء کی فیملی کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے۔

شہید مرحوم کو دعوتِ الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ شہادت سے ایک ماہ قبل ایک غیر از جماعت ڈاکٹر صاحب جو چاہتے تھے کہ ان کو مطمئن کیا جائے ان کی کافی مربیان سے بحث ہوئی لیکن ان کی تسلی نہیں ہو رہی تھی، تو مربی صاحب نے (شاد صاحب نے) دو تین مجلسوں کے دوران کئی کئی گھنٹے ان کو تبلیغ کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور کلام بڑے آبدیدہ ہو کر بڑی جذباتی کیفیت میں ان کو سناتے تھے۔ یہی ڈاکٹر صاحب جن کو تبلیغ کی جا رہی تھی کہتے ہیں کہ آج میرے لئے فرار ہونے کا کوئی راستہ نہیں۔ میں اب مطمئن ہو گیا ہوں۔ جو شخص خود آبدیدہ ہو کر مجھے تبلیغ کر رہا ہے ان کی جماعت جھوٹی کیسے ہو سکتی ہے۔ یہ بھی تبلیغ کرنے کا اپنا اپنا ہر ایک کا انداز ہوتا ہے اور جو دل سے نکلی ہوئی باتیں ہوتی ہیں پھر اثر کرتی ہیں اور پھر ڈاکٹر صاحب نے بیعت کر لی۔

مربی صاحب کے والدین کے علاوہ باقی تمام رشتے دار غیر از جماعت ہیں۔ آخری سانس تک ان کو بھی تبلیغ کرتے رہے۔ ہر غمی اور خوشی کے موقع پر اپنے بچوں کو خاص طور پر غیر از جماعت رشتے داروں کے پاس دکھانے کی غرض سے ساتھ لے جاتے تھے کہ دیکھو ہم میں اور اِن میں کیا فرق ہے؟ اِن لوگوں کے گلوں میں بدرسومات اور بدعات کا طوق ہے اور ہم خلافت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ ان کے بارے میں ایک صاحب نے مجھے خط میں لکھا کہ 2006ء میں خاکسار کو پنڈی میں اطلاع ملی (یہ راولپنڈی کے ہیں) کہ محمود شاد صاحب مربی سلسلہ کو بیت الحمد مری میں تعینات کیا گیا ہے۔ خاکسار کو امیر صاحب ضلع راولپنڈی نے صدر حلقہ اور بیت الحمد شرقی کے علاوہ بیت الحمد مری روڈ، مربی ہاؤس مری روڈ اور گیسٹ ہاؤس مری روڈ کی نگرانی بھی سونپی تھی۔ تو امیر صاحب کی ہدایت آئی کہ مربی صاحب کے قیام وطعام کا بندوبست کریں۔ گیسٹ ہاؤس میں طعام کا ابھی بندوبست نہیں تھا۔ کھانا جو بھی پیش کیا جاتا مربی صاحب بڑے صبر و رضا کے ساتھ کھا لیتے۔ مربی ہاؤس اور گیسٹ ہاؤس مری روڈ تین منزلہ ہے۔ پہلے مربی ہاؤس دوسری منزل پر تھا۔ جماعت نے فیصلہ کیا کہ اسے تیسری منزل پر شفٹ کر دیا جائے اور پہلی دو منزلیں گیسٹ ہاؤس بنائی جائیں۔ تیسری منزل پر شدید گرمی ہوتی تھی۔ مگر مربی صاحب کمال صبر و رضا کے ساتھ وہاں مقیم رہے اور کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہ لائے۔ خلیفۂ وقت کے خطباتِ جمعہ بڑے اہتمام سے سنتے تھے اور احبابِ جماعت کو بھی بار بار سننے کی تلقین کرتے تھے۔ اگر کبھی کسی جماعت میں ڈش خراب ہوگیا تو اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتے تھے جب تک ڈش درست نہ کروا لیتے تھے۔ مربی صاحب نہایت ہی نرم دل اور خوش مزاج انسان تھے۔ ہر ایک کے ساتھ دوستی اور پیار کا تعلق قائم کرتے۔ خاندانوں کا بہت علم رکھتے تھے۔ اس طرح احباب کے ساتھ ایک ذاتی تعلق بنا لیتے تھے۔ خطباتِ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات اور منظوم کلام بھی بکثرت استعمال کرتے۔ دشمن کے ناکام و نامراد رہنے اور جماعت کی کامیابی پر کامل یقین تھا اور بڑی تحدی سے اس کا ذکر کرتے تھے۔ خطبات میں اکثر ان کی آواز بھرّا جاتی تھی۔ 28 مئی سے دو یا تین جمعہ پہلے عشرہ تعلیم القرآن کے سلسلے میں ماڈل ٹاؤن میں خطبہ دیا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا ایک انذار پڑھ کر سنایا جس میں جماعت کے ان لوگوں کا ذکر ہے جو قرآن کو باقاعدگی سے نہیں پڑھتے۔ اس پر جذبات کو قابو میں نہیں رکھ سکے اور آواز بھرّا گئی۔ خلافت، جماعت اور نظام کے تقدس کے بارے میں ایک ننگی تلوار تھے۔ اگر خلافت اور جماعت کے بارے میں کوئی معمولی سی بات بھی کر دیتا تو اسی وقت اس کا منہ بند کر دیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک اس کو غلطی کا احساس نہ ہو جاتا۔ خاکسار کے حلقے میں (یہ وہی صاحب لکھ رہے ہیں اعظم صدیقی صاحب) کہ خاکسار کے حلقے کی مجلسِ عاملہ کا اجلاس اکثر رات کو نو یا دس بجے شروع ہوتا تھا۔ رات گئے سخت سردی میں سائیکل پر اجلاس میں شامل ہوتے اور اپنی ہدایت سے

نوازتے۔صدیقی صاحب لکھتے ہیں کہ جب ان کی لاہور میں تبدیلی ہوئی تو بڑے خوش تھے کہ ماڈل ٹاؤن میں تبدیلی ہوگئی ہے اور ساتھ جب میں نے بتایا کہ میری بھی سرکاری ملازمت لاہور پوسٹنگ ہوگئی ہے تو مذاق سے مجھے کہنے لگے کہ صدیقی صاحب! لاہور تک ساتھ جانا ہے یا آگے بھی ساتھ جانا ہے؟

ان کے بارہ میں ایک مربی صاحب نے مزید لکھا ہے کہ شہید ایک ہنس مکھ اور بڑی سے بڑی مصیبت اور دکھ کو خندہ پیشانی سے برداشت کر کے مسکرانے والے تھے۔ دلیر اور نڈر تھے۔تبلیغ کے شیدائی تھے۔خاکسار کی تقرری جب تنزانیہ میں ہوئی تو ان کے ساتھ دارالسلام سے مورو گورو جارہا تھا۔راستے میں کچھ مولوی برلبِ سڑک نظر آئے۔محمود شاد صاحب نے گاڑی روکی اور ان کو تبلیغ کرنے لگے جبکہ شام کا وقت ہو چلا تھا اور آگے راستہ بھی خطرناک تھا۔ایک مجمع اکٹھا ہو گیا اور دعوتِ الی اللہ سے تمام لوگ مستفید ہوئے اور ان مولویوں کو لاجواب کر کے دوڑا دیا۔گاڑی میں بیٹھتے ہوئے خاکسار کو کہا کہ ہمیں یہاں مذہبی آزادی ہے، ڈرنا نہیں کھل کر تبلیغ کریں۔ پھر ان کے بارے میں مزید لکھتے ہیں کہ شہید مرحوم کئی بہنوں کے اکیلے بھائی تھے۔اس لئے والدین اور خاص طور پر بیمار والدہ کی خوب خدمت کی۔ جب آپ کا تقرر بیرونِ ملک ہونے والا تھا تو پریشان تھے کہ بیمار والدہ کو کس کے پاس چھوڑ کر جاؤں گا؟ چنانچہ والدہ کی زندگی میں آپ کو پاکستان میں ہی خدمت کا موقع ملتا رہا۔

یہ بھی مربی صاحب ہیں، لکھ رہے ہیں کہ جب خاکسار کا تقرر 1999ء میں بطور امیر، انچارج مبلغ تنزانیہ ہوا تو اس وقت آپ تنزانیہ میں تعینات تھے۔ بڑے ہی شوق اور لگن سے تبلیغ کیا کرتے تھے۔نئ سے نئ جگہوں پر رابطے کر کے ویڈیو آڈیو کیسٹ کے ذریعے اور مجالس لگا کر آپ تبلیغی کیمپس لگایا کرتے تھے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے کئی جماعتیں بھی عطا کیں۔ آپ ارنگا(Iringa) تنزانیہ میں تعینات تھے کہ آپ کی کامیابیوں کو دیکھتے ہوئے مقامی علماء نے عرب ریاستوں کی طرف سے مذہبی امداد دینے والے ایجنٹوں سے ویسی ہی تبلیغی سہولیات کا مطالبہ کرنا شروع کیا جو احمدی مبلغ محمود احمد شاد صاحب کو حاصل تھیں تا کہ وہ احمدیہ نفوذ کو روک سکیں۔ جب ایک ایک کر کے ان کی تمام تبلیغی ضروریات پوری کر دی گئیں اور کوئی نتیجہ نہ نکلا بلکہ احمدیت مزید تیزی سے صوبے میں پھیلتی رہی تو مقامی علماء سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ تمام تبلیغی سہولیات کے حصول کے بعد بھی آپ کے کام کا کوئی نتیجہ نہیں نکل رہا؟ تو انہوں نے کہا کہ ابھی ہمارے پاس ایک چیز کی کمی ہے؟ وہ یہ کہ جماعت احمدیہ کے پاس پاکستانی مبلغ ہے جو کہ ہمارے پاس نہیں ہے۔اگر ہمیں بھی ایک پاکستانی مبلغ دے دیا جائے تو اس کی رہنمائی میں ہم بھی کامیاب ہوں گے۔ یہ بھی بیچاروں کی غلط فہمی تھی کیونکہ ان کے جو غیر از جماعت پاکستانی مبلغ آنے تھے انہوں نے ان کو تبلیغ کے بجائے صرف گالیاں سکھانی تھیں۔

اگلا ذکر ہے **مکرم وسیم احمد صاحب شہید ابن مکرم عبدالقدوس صاحب آف پون نگر** کا۔شہید مرحوم کا تعلق حضرت میاں نظام دین صاحب رضی اللہ عنہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور حضرت بابو قاسم دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے خاندان سے ہے۔حضرت بابو قاسم دین صاحب رضی اللہ عنہ کافی لمبا عرصہ سیالکوٹ کے امیر مقامی اور امیر ضلع رہے ہیں۔ یہ خاندان اسی محلّے سے تعلق رکھتا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دعوی سے قبل دورانِ ملازمت قیام پذیر رہے اور دعویٰ کے بعد اسی جگہ پر آ کر قیام فرماتے تھے۔ سیالکوٹ میں ایف ایس سی کے بعد یونیورسٹی آف پنجاب لاہور میں سپیس (Space) سائنس میں بی ایس سی میں ان کو سیلیکٹ کیا گیا۔ پھر اسی یونیورسٹی سے ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس میں کیا۔شہادت سے قبل سوفٹ ویئر کی ایک فرم میں بطور مینجر کام کر رہے تھے۔بطور ناظم اطفال مجلس علامہ اقبال ٹاؤن خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بوقتِ شہادت ان کی عمر 38 سال تھی اور نظامِ وصیت میں شامل تھے۔مسجد دارالذکر میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

شہید مرحوم ہمیشہ نمازِ جمعہ مسجد دارالذکر میں ادا کرتے تھے۔ سانحہ کے روز بھی مال روڈ پر واقع اپنے دفتر سے نماز ادا کرنے کے لئے دارالذکر پہنچے۔ عموماً مین ہال کی پہلی صف میں بیٹھتے تھے۔ سانحہ کے روز بھی پہلی صف میں ہی بیٹھے اور دہشتگردوں کے آنے پر امیر صاحب کے حکم پر وہیں بیٹھے رہے۔ جب باقی دوست ہال کے پچھلے گیٹ سے جان بچانے کے لئے باہر جا رہے تھے تو ان کو بھی کہا گیا لیکن انہوں نے کہا کہ پہلے باقی دوست چلے جائیں، پھر میں جاؤں گا۔ اسی دوران دہشتگرد کی گولیوں سے شہید ہو گئے۔شہید مرحوم کی شہادت پر ان کے دفتر والوں نے ان کی یاد میں اپنے دفتر میں دو گھنٹے کا پروگرام بھی رکھا۔ تمام سٹاف تعزیت کے لئے ان کے گھر بھی آیا اور بہت اچھے الفاظ میں شہید کو یاد کیا۔ ان کی شہادت پر ان کے دفتر کا سٹاف ہسپتال میں بھی ان کی مدد کے لئے موجود تھا اور تدفین کے لئے ربوہ بھی آئے۔ ان کی کمپنی کے ڈائریکٹر کراچی سے تعزیت کے لئے سیالکوٹ بھی آئے اور ربوہ بھی آئے اور بہت دکھ اور رنج کا اظہار کیا۔شہید مرحوم کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ اپنے والدین اور بزرگوں کے نہایت ہی فرمانبردار تھے۔ ہر کسی سے عزت و احترام سے پیش آتے تھے۔ والدین کے ساتھ کبھی بھی اونچی آواز میں بات نہیں کی بلکہ اس چیز کو گناہ سمجھتے تھے۔ جماعت کے نہایت ہی خدمت کرنے والے ممبر تھے۔ جماعت لاہور کے چندوں کے حوالے سے سوفٹ ویئر بھی تیار کیا۔ ناظم اطفال کے طور پر خدمت کرتے رہے اور بچوں سے نہایت ہی شفقت اور محبت کا تعلق تھا۔شہادت کے بعد ان کا جنازہ ان کے خاندان والے لاہور سے سیالکوٹ لے گئے جہاں نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد تدفین کے لئے ربوہ لے آئے۔وسیم صاحب کو شہادت کی بہت تمنا تھی۔ اکثر کہتے تھے کہ اگر کبھی میری زندگی میں ایسا وقت آیا تو میرا سینہ سب سے آگے ہوگا۔

مکرم عمران ندیم صاحب سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور ان کے بارے میں بتاتے ہیں کہ نہایت دھیمی طبیعت تھی، اطاعت کا مادہ بہت زیادہ تھا، بڑے آرام سے اور غور سے بات سنتے اور پھر ہدایت پر عمل کرتے۔ کسی اجلاس یا پروگرام میں بچوں کو شامل کرنے کے لئے اپنی گاڑی پر بڑی ذمہ داری سے لاتے اور گھر واپس چھوڑتے۔ دوسروں کے بچوں کو گھروں سے اکٹھا کرتے تھے۔ آخری دم تک یہ جماعتی خدمات سرانجام دیتے رہے۔صدر صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن ان کے بارے میں بتاتے ہیں کہ بہت ہی مخلص احمدی نوجوان تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے کاموں میں بہت دلچسپی لیتے تھے۔ اطفال کی تعلیم و تربیت کے لئے بہت ہی بہترین رہنما تھے۔وسیم صاحب پانچ بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔نہایت ہی لائق ذہین اور محنتی نوجوان تھے۔ان کی والدہ محترمہ نے ان کی تعلیم و تربیت میں بہت اہم کردار ادا کیا تھا۔ والدین کے کم تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود والدین کی خواہش تھی کہ ان کی اولاد تعلیم حاصل کرے۔ چنانچہ اپنی لگن اور علم سے محبت کی بدولت کامیاب ہوئے۔

ان کی اہلیہ نے مجھے خط لکھا تھا، کہتی ہیں کہ ان کی خوبیاں تو شاید میں گنوا ہی نہیں سکتی۔ حضور! اگر میں یہ کہوں کہ وہ ایک فرشتہ صفت انسان تھے تو جھوٹ بالکل نہ ہوگا۔ یہ تو پورے خاندان کے افراد کا کہنا ہے کہ وسیم صاحب جیسا دوسرا نہیں۔ میں تو یہی سوچتی ہوں کہ خدا تعالیٰ نے یہ اعزاز وسیم صاحب کی اعلیٰ اور نمایاں خوبیوں کی وجہ سے ہی دیا ہے اور وسیم نے نہ صرف والدین کا اور میرا بلکہ پورے خاندان کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ پھر لکھتی ہیں کہ جماعت سے محبت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ دو سال سے ناظم اطفال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تھے۔ بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ انتہائی دفتری مصروفیات کے باوجود بچوں کے پروگرام کرواتے اور انہیں علمی مقابلہ جات کے لئے تیار کرتے۔ کمزور بچوں پر توجہ دیتے اور ان کے والدین کو بھی تاکید کرتے کہ بچوں کو آگے لائیں۔ اکثر ہماری مجلس کے بچے بہت انعامات جیتتے اور پھر وسیم صاحب کو دلی خوشی ہوتی تھی۔ اپنی گاڑی پر بچوں کو دارالذکر لے کر جاتے اور واپس گھروں تک پہنچاتے۔ غرض ہر کام کو محنت اور لگن سے کرتے تھے۔ دفتری مصروفیات کے باوجود اکثر شام کو دارالذکر میں میٹنگ کے لئے جاتے اور باجماعت نماز ادا کرتے۔ دفتر میں باقاعدگی سے نماز کے وقت نماز ادا کرتے تھے۔ میں نے اکثر وسیم صاحب کو نماز ادا کرتے ہوئے غور کیا کہ وہ نماز ادا کرتے ہوئے حق ادا کرتے تھے۔ کبھی نماز میں جمائی لیتے یا کوئی ایسی حرکت کرتے ہوئے نہیں دیکھا جس سے لگے کہ ان کا نماز میں دھیان نہیں ہے۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ واقعی ہی خدا تعالیٰ کو سامنے دیکھ کر دعا کر رہے ہیں۔ پھر لکھتی ہیں: مالی قربانی میں بھی وسیم صاحب ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ ہمیشہ اپنی تنخواہ پر پورے دس حصہ ادا کرتے۔ اور اس کے علاوہ جو بھی چندہ جات ہوتے ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ کبھی بھی اپنی ذات پر فالتو پیسے خرچ نہیں کرتے تھے۔ کبھی اپنے والدین کے سامنے اونچی آواز سے بات نہیں کی۔ نہ صرف والدین سے بلکہ کسی سے بھی کبھی اونچی آواز سے بات نہیں کی۔ انتہائی نرم مزاج تھے۔ میں نے اپنی پوری شادی شدہ زندگی میں ان کے منہ سے کبھی کوئی سخت بات نہیں سنی۔ وسیم صاحب کا چہرہ ہر وقت مسکراتا رہتا تھا اور کبھی میں کسی بات پر ناراض ہوتی تو بڑے پیار سے مناتے اور جب تک میری ناراضگی دور نہیں ہو جاتی منانا نہیں چھوڑتے تھے۔ شہادت کے بعد جب ان کی میت گھر لائی گئی تو ان کے چہرے پر وہی مسکراہٹ اور سکون تھا جو ہر وقت ان کے چہرے پر ہوتا تھا۔ کوئی بھی مہمان ہو ہر ایک سے بہت عمدہ طریق سے ملتے۔ ماں باپ کا، بہن بھائیوں کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے۔ عزیز رشتے داروں سے کبھی بھی کوئی ناراضگی نہ رکھتے تھے یہاں تک کہ آفس کے لوگ بھی کہتے کہ وسیم صاحب نے کبھی اپنے جونیئرز سے سخت لہجے میں بات نہیں کی۔ وسیم صاحب نڈر قسم کے انسان تھے۔ احمدی ہونے پر فخر تھا۔ گاڑی میں تشحیذ رسالے اکثر پڑے ہوتے تھے۔ ان کا جونیئر جو کہ احمدی تھا، انہیں اکثر کہتا تھا کہ وسیم صاحب! کہیں کوئی مولوی فطرت انسان دیکھ کر آپ کو نقصان نہ پہنچائے؟ تو وسیم صاحب کہتے کہ یار! شہادت کا رتبہ ہر ایک کی قسمت میں نہیں ہوتا۔ گھر میں بھی اکثر کہتے تھے کہ تبلیغ سے کبھی نہیں ڈرنا چاہئے کیونکہ ہم جیسے گناہگاروں کو ایسا اعزاز کہاں ملتا ہے۔ ان کے جونیئر تھے اسد، انہوں نے بتایا کہ وسیم صاحب اور وہ اگلی صف میں بیٹھتے تھے، جیسے ہی فائرنگ شروع ہوئی تو سب لوگ ہال کے ایک طرف اکٹھے ہو گئے اور کسی دروازے سے باہر نکل رہے تھے۔ اسد نے وسیم کو آواز دی لیکن وسیم نے کہا کہ پہلے اگلے لوگوں کو نکل جانے دو پھر میں آتا ہوں۔ اسی دوران وسیم صاحب کو آٹھ گولیاں پیٹ میں لگیں اور ایک گھنٹے کے اندر شہادت ہو گئی۔

اگلا ذکر ہے **مکرم وسیم احمد صاحب شہید ابن مکرم محمد اشرف صاحب چکوال** کا۔شہید مرحوم کے آباؤ اجداد کا تعلق رتوچھہ ضلع چکوال سے تھا شہید مرحوم نے میٹرک تک تعلیم اپنے آبائی گاؤں سے حاصل کی۔ پھر فوج میں بطور لانس نائیک ملازمت شروع کر دی۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد اسلام آباد میں ایک سکیورٹی کمپنی میں ملازمت شروع کی۔ بعد ازاں 2009ء میں مسجد دارالذکر میں سکیورٹی گارڈ کی ملازمت شروع کر دی۔ ان کے خسر مکرم عبدالرزاق صاحب نظارتِ علیاء صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے ڈرائیور تھے۔شہادت کے وقت وسیم احمد صاحب کی عمر 54 سال تھی۔ مسجد دارالذکر میں ڈیوٹی دینے کے دوران جامِ شہادت نوش فرمایا۔ سانحے کے روز وسیم صاحب مسجد دارالذکر کے مین گیٹ پر ڈیوٹی پر تھے۔ حملہ آوروں نے دور ہی سے فائرنگ شروع کر دی جس سے سانحے کے آغاز میں ہی ان کی شہادت ہو گئی۔شہید مرحوم کی دو شادیاں ہوئی تھیں۔ 1983ء میں پہلی بیوی کی وفات ہو گئی پھر 1990ء میں عبدالرزاق صاحب جن کا میں نے ذکر کیا ہے ان کی بیٹی سے شادی ہوئی۔ ان کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ بہت ہی اچھے انسان تھے۔ معاشرے میں بہت اچھا مقام تھا۔ ہر ایک کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے۔ ہر رشتے کے لحاظ سے بہت اچھے انسان تھے۔ خاص طور پر یتیم بچے اور بچیوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔ چاہے وہ رشتے دار، غیر رشتے دار غیر از جماعت یا احمدی ہوتا۔ جماعتی خدمات کا بہت جوش

اور جذبہ تھا۔ اسی لئے جب بھی لاہور سے چھٹی پر گھر آتے تو بتاتے کہ میں ادھر بہت خوش ہوں، مسجد میں آنے والا ہر احمدی چاہے وہ چھوٹا ہے یا بڑا ہر ایک بہت عزت سے ملتا ہے۔ شہید مرحوم کے بچوں نے بتایا کہ ہمارے ابّو بہت اچھے انسان تھے۔ ہمارے ساتھ بہت اچھا تعلق تھا۔ ہر ایک خواہش کا احترام کرتے تھے۔ بیٹی نے بتایا کہ خاص طور پر میری ہر خواہش پوری کرتے تھے۔ بچوں کی تعلیم کے بارہ میں بہت جذبہ اور شوق تھا۔ بیٹی نے بتایا کہ مجھے کہتے تھے کہ میں تمہیں تعلیم حاصل کرنے کے لئے ربوہ بھیج دوں گا۔ ماحول اچھا ہے اور وہیں جماعت کی خدمت کرنا۔ چاہے مجھے تمہارے ساتھ ربوہ میں ہی کیوں نہ رہنا پڑے۔ بہت ہی شفقت اور پیار کرنے والے باپ تھے۔ شہید مرحوم کی اہلیہ نے مزید بتایا کہ شہادت سے کچھ روز قبل فون کر کے مجھے بتایا کہ میں ڈیوٹی پر کھڑا تھا، صدر صاحب حلقہ مسجد میں تشریف لائے۔ میرے پاس سے گزرے تو میں نے کہا صدر صاحب! میری وردی پرانی ہو گئی ہے اگر مجھے نئی وردی لے دیں تو ہر ایک آنے والے کو اچھا محسوس ہوگا۔ لہٰذا صدر صاحب نے نئی وردی لے دی۔ شہادت والے روز سانحہ سے قبل فون کر کے بتایا کہ میں نے نئی وردی پہنی ہے۔ اسی وردی میں شہادت کا رتبہ پایا۔ ان کی اہلیہ لکھ رہی ہیں کہ شہادت کی خبر پہلے ٹی وی کے ذریعہ ملی کہ لاہور میں احمدی مساجد پر حملہ ہو گیا ہے۔ پھر ہم نے لاہور وسیم صاحب کے نمبر پر رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن رابطہ نہ ہو سکا۔ وسیم صاحب کے نمبر سے کسی احمدی بھائی نے فون کر کے خبر دی کہ وسیم صاحب شہید ہو گئے ہیں۔ یہ خبر سن کر بہت دکھ اور تکلیف بھی ہوئی لیکن شہادت جیسا بلند مرتبہ پانے پر بہت خوشی تھی اور سر فخر سے بلند تھا کہ مسجد میں نمازیوں کی حفاظت کرتے ہوئے شہادت پائی۔ شہید مرحوم پنجوقتہ نماز کے پابند تھے، نیکی کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم نذیر احمد صاحب شہید ابن مستری محمد یاسین صاحب** کا۔ شہید مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے اور اکیلے احمدی ہونے کی وجہ سے پورے خاندان میں مخالفت تھی۔ شہید مرحوم تجنید اور بجٹ کے لحاظ سے حلقہ کوٹ لکھ پت میں شامل تھے۔ نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن میں آتے۔ اس کے علاوہ باقی نمازیں اپنے حلقے میں واقع نماز سینٹر میں ادا کرتے۔ بوقتِ شہادت ان کی عمر 72 سال تھی۔ مسجد ماڈل ٹاؤن بیت النور میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ ان کی نمازِ جنازہ اور تدفین ان کے غیر از جماعت رشتے داروں نے ہی ادا کی اور کوٹ لکھ پت قبرستان میں دفن کیا۔ شہید مرحوم نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن پہنچے ہی تھے۔ اس دوران دہشتگردوں نے حملہ کر دیا اور گولیاں لگنے سے شہید ہو گئے۔ ان کا جسدِ خاکی جناح ہسپتال میں رکھا گیا جہاں سے ان کے بھانجے جو غیر از جماعت ہیں نعش کو جنازہ اور تدفین کے لئے لے گئے۔ مسجد دارالذکر میں ان کا نمازِ جنازہ غائب ادا کیا گیا۔ شہید مرحوم چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے اور نمازی بھی تھے۔ خاندان میں شدید مخالفت کے باوجود شہادت پانے تک مضبوطی سے احمدیت پر قائم رہے۔ ان کے بارہ میں صدر صاحب نے مزید لکھا ہے کہ مین بازار میں ان کی اپنی قیمتی جائیداد تھی۔ ان کی دکانیں تھیں، دکانوں پر بھتیجوں نے زندگی میں ہی قبضہ جما لیا تھا۔ ایسے حالات میں ساری عمر سادہ زندگی بسر کی۔ خاندان کی مخالفت بھی برداشت کی لیکن احمدیت سے تعلق نہ توڑا اور نہ کمزور ہونے دیا۔ شہادت تک باقاعدہ بجٹ کے ممبر تھے گو آمد نہ ہونے کے برابر رہ گئی تھی مگر ادائیگی کرتے تھے۔ پرانی وضع کے آدمی تھے۔ سادہ لباس اور باقاعدگی سے جمعہ کی ادائیگی کے لئے سائیکل پر بیت النور وقت پر پہنچتے تھے اور پہلی صف میں بیٹھتے تھے۔ ہر ایک کو بڑی گرمجوشی سے ملتے تھے اور جب مسجد میں آتے تھے تو بڑا وقت گزارتے تھے کہ جتنا زیادہ وقت احمدیوں کے درمیان میں گزرے اتنا اچھا ہے۔ انہوں نے باوجود مخالفت کے گھر کے اندر اور باہر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کی تصویریں لگائی ہوئی تھیں۔ عہدیداروں سے عقیدت رکھتے تھے۔ تبلیغ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ جہاں آپ کی رہائش ہے وہاں مخالفین کی سرگرمیاں عروج پر ہیں مگر کسی خوف کے بغیر دعوتِ الی اللہ جاری رکھتے تھے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم محمد حسین صاحب شہید ابن مکرم نظام دین صاحب** کا۔ شہید مرحوم کے خاندان کا تعلق ضلع گورداسپور سے تھا۔ آپ کی پیدائش بھی وہیں ہوئی۔ کوئی دنیاوی تعلیم حاصل نہیں کی۔ لیکن قرآنِ مجید پڑھنا جانتے تھے۔ مکرم شیخ فضل حق صاحب سابق صدر جماعت سبّی کے ذریعے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ان کے خاندان میں خود یہ اور ان کی ایک بہن احمدی تھی۔ مکرم انعام الحق کوثر صاحب مربی سلسلہ شکاگو امریکہ کے ماموں تھے۔ کچھ عرصہ ایم ای ایس لیبر سپر وائزر کے طور پر کام کرتے رہے۔ کارپنٹر کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ ملازمت کے بعد کوئٹہ میں فرنیچر کی دکان بھی تھی۔ فرقان فورس میں خدمت کی توفیق پائی۔ بوقتِ شہادت ان کی عمر 80 سال تھی اور مسجد دارالذکر میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ جمعہ کے روز صدقہ دینا ان کا معمول تھا۔ گھر سے گیارہ بجے تیار ہو کر نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے نکل پڑتے۔ سانحہ کے روز مسجد دارالذکر کے مین ہال میں موجود تھے۔ ان کی نعش دیکھی گئی تو ان کے دائیں جانب کا سارا حصہ جل چکا تھا۔ پیٹ پر بھی کافی زخم تھے۔ غالباً گرنیڈ پھٹنے سے شہادت ہوئی ہے۔ شام کو میو ہسپتال سے ان کے غیر از جماعت لواحقین ان کی نعش لے گئے اور جنازہ اور تدفین بھی انہوں نے ہی کی۔ اہلِ خانہ کے مطابق شہید مرحوم نماز کے پابند تھے۔ چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ مالی حالت زیادہ اچھی نہ تھی اپنی ضروریات سے بچا کر غریب اور ضرورتمندوں کی بلاتفریق مذہب وملّت مدد کرتے تھے۔ جماعت سے بہت مضبوط تعلق تھا۔ اہلِ خانہ نے مزید بتایا کہ عام طور پر نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہلی صفوں میں بیٹھتے تھے۔ بڑھاپے کی وجہ سے یہ یاد نہ رہتا تھا کہ آج کونسا دن ہے؟ کیونکہ گھر والے تمام غیر از جماعت ہیں، تو وہ نہ بتاتے تھے کہ آج جمعہ ہے۔ شہید مرحوم نے ایک فقیر کے آنے کی نشانی رکھی ہوئی تھی کہ یہ فقیر جمعہ کو آتا ہے، کبھی بھول جاتے تو اس فقیر کو دیکھ کر یاد آ جاتا کہ آج جمعہ ہے۔ ایک دن فقیر نہ آیا لیکن اچانک ایک بیٹی نے یاد دلایا کہ آج جمعہ ہے اور بغیر کھانا کھائے ہی جلدی میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے گھر سے نکل گئے۔ بڑے بیٹے نے بتایا کہ عموماً رات کو بستر پر نہ ہوتے۔ جب ان کو ڈھونڈھتے تو جائے نماز پر نماز ادا کر رہے ہوتے۔ بچوں کو کہا کرتے تھے کہ مجھے اہلِ بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اور تم کو نہیں ہے۔ میں نے خواب میں اہلِ بیت سے ملاقات بھی کی ہے۔ بیٹے نے مزید بتایا کہ عموماً دس محرم کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورہ کوئٹہ کا بہت ذکر کیا کرتے تھے کہ جب حضور کا پارک ہاؤس والی کوٹھی میں قیام تھا تو انہوں نے وہاں پر دن رات مرمت وغیرہ کا کام کیا۔ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو فرماتے تھے کس نے کام کروایا ہے۔ دیواروں سے خلوص ٹپک رہا ہے۔ اسی قیام کے دوران ایک دن پانی کا پائپ لیک (Leak) کر رہا تھا تو ٹھیک نہ کر سکا، تو حضور نے فرمایا کہ محمد حسین کو بلاؤ وہ ٹھیک کر دے گا۔ اور جب انہوں نے ٹھیک کر دیا تو بہت خوش ہوئے۔ فرمایا دیکھو میں نے کہا تھا ناں کہ محمد حسین ٹھیک کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو بھی احمدیت حقیقی اسلام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ واقعات تو ایسے ہیں کہ اگر ان کی تفصیلات میں جایا جائے تو یہ لمبا سلسلہ چلا جائے گا۔ اس لئے میں نے مختصر بیان کئے ہیں، لیکن ایک شہید کا ذکر جو پہلے ہو چکا ہے وہ بہت ہی مختصر تھا ان کی اہلیہ نے بعد میں کچھ کوائف بھیجے ہیں، اس لئے ان کا مختصر ذکر میں دوبارہ کر دیتا ہوں۔

ڈاکٹر عمر احمد صاحب شہید ہیں۔ ان کی اہلیہ نے لکھا کہ میرا اور ان کا ساتھ تو صرف ڈیڑھ سال کا ہے لیکن اس عرصے میں مجھے نہایت ہی پیار کرنے والے شفیق، کم گو اور سادہ طبیعت انسان کے ساتھ رہنے کا موقع ملا۔ بچپن سے ہی شہادت کا شوق تھا۔ دوسری اور تیسری کلاس میں تھے کہ میجر عزیز بھٹی کو خط لکھا کہ مجھے آپ بہت اچھے لگتے ہیں۔ عزیز بھٹی شہید فوجی تھے پاکستان کے، ان کا کتاب میں ذکر تھا۔ اور ایک فرضی خط لکھا کہ مجھے آپ بہت اچھے لگتے ہیں میں بھی آپ کی طرح شہید ہونا چاہتا ہوں۔ یہ مختصر خط ان کی والدہ کے پاس محفوظ ہے۔ شادی کے بعد اکثر شہادت کے موضوع پر بات کرتے رہتے تھے۔ ایک دن کہنے لگے کہ میں نے بہت ہی غور کیا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جنت میں جانے کا واحد شارٹ کٹ شہادت ہے۔ لیکن میری قسمت میں کہاں؟ انہوں نے دو دفعہ آرمی میں کمیشن کی کوشش کی تھی لیکن دونوں دفعہ آخری سٹیج پر رہ گئے۔ اس کا انہیں بہت دکھ تھا۔ وہ خیال کرتے تھے کہ شہادت کے لئے فوج ہی اچھا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کو بھی جواب ہے جو کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ملک کے خلاف ہے۔ ان میں ملک کی خدمت کا جذبہ اس طرح کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ کہتی ہیں کہ مجھے اکثر کہا کرتے تھے کہ دیکھنا جب بھی جماعت کو کوئی ضرورت ہوئی تو عمر پہلی صف میں ہوگا اور سینے پر گولی کھائے گا۔ اور یہ جو خط لکھا تھا میجر عزیز بھٹی شہید کو اس کے نیچے بھی لکھا تھا ''میجر عمر شہید''۔ گھر پر ہوتے تو مسجد میں جا کر نماز ادا کرتے۔ نماز مغرب پر مسجد جاتے اور عشاء پڑھنے کے بعد کچھ نہ کچھ جماعتی کام کرنے کے بعد واپس آتے، یہ ان کا معمول تھا۔ خدام الاحمدیہ میں نہایت مستعد تھے۔ سال میں ایک دو دفعہ وقفِ عارضی پر جاتے تھے۔ خدمتِ خلق کا بے انتہا شوق تھا۔ سال میں دو دفعہ ضرور خون کا عطیہ دیا کرتے تھے۔ جس دن دارالذکر میں زخمی ہوئے اس دن صبح دفتر جانے کے لئے جلدی میں نکلے یہ کہتے ہوئے کہ مجھے دیر ہو رہی ہے۔ چونکہ ان کے آفس سے مسجد دارالذکر قریب پڑتی تھی اس لئے وہ جمعہ وہیں پڑھتے تھے۔ میری چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی ضرورت کا خیال رکھا۔ اپنی بیٹی سے جو کہ اب آٹھ ماہ کی ہو گئی ہے بہت پیار کرتے تھے۔ دفتر سے آ کر اس کے ساتھ بہت دیر تک کھیلتے تھے۔ اس کے بارے میں کسی بھی قسم کی بے احتیاطی برداشت نہیں کرتے تھے۔ اہلیہ لکھتی ہیں کہ صرف اپنی بیٹی ہی نہیں بلکہ تمام بچوں سے بہت شفقت کا سلوک کرتے اور کہتے تھے کہ بچے معصوم ہوتے ہیں اس لئے مجھے پسند ہیں۔ لکھتی ہیں کہ شہادت سے قریباً دو ماہ قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ عمر کی دوسری شادی ہو رہی ہے اور میں زار و قطار رو رہی ہوں۔ اس خواب کا ذکر میں نے عمر سے بھی کیا لیکن انہوں نے ہنس کر ٹال دیا۔ لکھتی ہیں کہ بہت زیادہ صفائی پسند تھے۔ اسی طرح دل کے بھی بہت صاف تھے۔ کبھی کسی کو تکلیف نہ دی۔ سخت گرمی میں بھی، پاکستان میں گرمی بہت شدید ہوتی ہے ہر ایک جانتا ہے دو پہر کو آفس سے آتے تو ہلکی سی گھنٹی بجاتے تا کہ کوئی ڈسٹرب نہ ہو۔ اکثر اوقات تو کافی کافی دیر آدھ آدھ گھنٹہ تک باہر ہی خاموش کھڑے رہتے۔ آفس کے تمام لوگ بے حد تعریف کرتے تھے۔ یہ گورنمنٹ ریسرچ کے ادارے میں تھے اور وہ کہتے تھے کہ ہمارا ایک بہت ہی پیارا بچہ ہم سے علیحدہ ہو گیا۔ آفس کا تمام سٹاف گھر افسوس کرنے کے لئے آیا۔ جب بھی کوئی پریشانی ہوتی تو فوراً خلیفۂ وقت کو خط لکھتے۔ اور کہتی ہیں مجھے بھی کہتے تھے کہ خط ضرور لکھا کرو۔ میرے والدین اور تمام عزیز رشتے داروں کی بہت زیادہ عزت کیا کرتے تھے۔ اپنے دوستوں کی بہت عزت کرتے تھے۔ ان کے لئے ضرور تھوڑا بہت وقت نکالتے۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے جو بھی تحریک ہوتی چاہے وہ دعاؤں کی ہو، روزہ ہو، تہجد ہو، صدقات ہوں فوراً اس پر کمربستہ ہو جاتے۔ تمام چندہ جات بروقت ادا کرتے اور ہمیشہ صحیح آمد پر چندہ بنواتے تھے، بجٹ بنواتے تھے۔ 23 مئی کو انہوں نے چندہ حصہ آمد کی آخری قسط جو کہ ساڑھے نو ہزار روپے تھی ادا کی اور گھر آ کر مجھے اور باقی سب گھر والوں کو بڑی خوشی سے بتایا کہ شکر ہے کہ آج چندہ پورا ہو گیا۔ جب سے سیدنا بلال فنڈ کا اجراء ہوا اس وقت سے اس فنڈ میں باقاعدگی سے چندہ دیتے تھے۔ کبھی گھر میں سالگرہ منانے اور تحائف دینے کی بات ہوتی تو سخت ناپسند کرتے اور کہتے کہ آپ کو پتہ نہیں کہ حضور نے منع فرمایا ہے بلکہ کہتے کہ یہ پیسے جماعت کی کسی مد میں دے دو تو زیادہ اچھا ہے۔ چند دن ہسپتال میں رہے پھر اس کے بعد ان کی شہادت ہوئی ہے۔

یہ اب شہداء کا ذکر تو ختم ہوا۔ یہ ذکر جو میں نے شہداء کا کیا ہے اس میں ہمیں ان سب میں بعض اعلیٰ صفات قدر مشترک کے طور پر نظر آتی ہیں۔ ان کا نمازوں کا اہتمام اور نہ صرف خود نمازوں کا اہتمام بلکہ اپنے بچوں اور گھر والوں کو بھی اس طرف توجہ دلانا۔ کوئی اپنے کام کی جگہ سے فون کر کے بچوں کو نماز کی یاد دہانی کروا رہا ہے تو کوئی مسجد اور نماز سینٹر دور ہونے کی وجہ سے گھر میں ہی نماز باجماعت کا اہتمام کر رہا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ انہیں فکر تھی کہ نمازیں ان کی اور ان کے اہل کی اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی خیر اور بھلائی کی ضمانت ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے راستے عبادات سے ہی متعین ہوتے ہیں۔ ان سب میں ہم نماز جمعہ کا خاص اہتمام دیکھتے ہیں۔ بعض نوجوان گھر سے تو یہ کہہ کر نکلتے تھے کہ شاید کام کی وجہ سے جمعہ پر نہ جاسکیں، لیکن جب جمعہ کا وقت آتا تھا تو سب دنیاوی کاموں کو پسِ پشت ڈال کر جمعہ کے لئے روانہ ہو جاتے تھے۔ پھر بہت سے ایسے ہیں جو تہجد کا التزام کرنے والے ہیں۔ بعض اس کوشش میں رہتے تھے کہ نوافل اور تہجد کی ادائیگی ہو۔ اکثر نوجوان شہداء میں بھی اور بڑی عمر کے شہداء میں بھی یہ خواہش بڑی شدت سے نظر آتی ہے کہ ہمیں شہادت کا رتبہ ملے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ دوسرے اخلاقِ حسنہ کس کثرت سے ان میں نظر آتے ہیں۔ یہ اخلاقِ حسنہ جو ہیں، گھریلو زندگی میں بھی ہیں اور گھر سے باہر زندگی میں بھی ہیں۔ جماعتی کارکنوں اور ساتھیوں کے ساتھ جماعتی خدمات کی بجا آوری کے وقت بھی ان اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہو رہا تھا تو اپنے کام اور کاروبار کی جگہوں پر بھی اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو اپنے اعلیٰ اخلاق سے اپنا گرویدہ بنایا ہوا تھا۔ مرد کے اعلیٰ اخلاق اس کے اپنے اہل کی اس کے اخلاق کے بارے میں گواہی سے پتہ چلتے ہیں۔ بعض دفعہ مرد باہر تو اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ حسنِ سلوک نہیں کر رہے ہوتے۔ ایک شادی شدہ مرد کی سب سے بڑی گواہ تو اس کی بیوی ہے۔ اگر بیوی کی گواہی اپنے خاوند کی عبادتوں اور حسنِ سلوک کے بارے میں خاوند کے حق میں ہو تو یقیناً یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والا تھا۔ پھر ان شہداء کے حسنِ اخلاق کی گواہی صرف بیوی نہیں دے رہی بلکہ معاشرے میں ہر فرد جس کا ان سے تعلق تھا ان کے حسنِ اخلاق کا گواہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جو حقوق العباد کی ادائیگی نہیں کرتا، بیوی بچوں اور عزیزوں کے حق ادا نہیں کرتا، وہ خدا تعالیٰ کے حق بھی ادا نہیں کرتا۔ اگر وہ بظاہر نمازیں پڑھنے والا ہے بھی تو حقوق العباد ادا نہ کرنے کی وجہ سے اس کی عبادتیں رائیگاں چلی جاتی ہیں۔

پس یہ شہداء جو شہادت کے مقام پر پہنچے یقیناً یہ شہادت کا رتبہ ان کے لئے عبادتوں کی قبولیت اور حقوق العباد کی ادائیگی کا حق ادا کرنے کی سند لئے ہوئے ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ صرف اپنی عبادتوں اور حسنِ اخلاق پر ہی ان لوگوں نے بس نہیں کی بلکہ اپنی ذمہ داریوں کی جزئیات کو بھی نبھایا۔ ایک باپ اپنے گھر کا راعی ہے اور بچوں کی تعلیم و تربیت اور نگرانی اس کی ذمہ داری ہے تو ان لوگوں نے اس فریضے کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دی، اور یہ توجہ ہمیں ہر شہید میں مشترک نظر آتی ہے۔ اس قرآنی حکم کو انہوں نے اپنے پیشِ نظر رکھا کہ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ۔ کہ تم مفلسی کے خوف سے اولاد کو قتل نہ کرو۔ اپنے کاروباروں میں اس قدر محو نہ ہو جاؤ کہ یہ خیال ہی نہ رہے کہ اولاد کی تربیت بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ یہ لوگ اپنے اس عہد کو بھولے نہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ اور اس عہد کی پاسداری کی خاطر انہوں نے اپنے کاموں کی جگہوں سے فون کر کر کے گھر میں بیوی کو یاد کروایا کہ بچوں کو نماز پڑھوا دو کہ دین کو مقدم کرنے کی ابتدا تو نمازوں سے ہی ہوتی ہے۔ ایک بچی نے باپ کی تربیت کا یہ اسلوب بتایا کہ لمبے تفریحی سفر پر ہمارے ابّا ہمیں ساتھ لے جاتے تھے اور راستے میں مختلف دعائیں پڑھتے رہتے تھے اور اونچی آواز میں اور بار بار پڑھتے تھے کہ ہمیں بھی دعائیں یاد ہو جائیں، اور ہمیں ان سے یاد ہو گئیں اور پھر صرف دعائیں یاد ہی نہیں کروائیں بلکہ یہ بھی کہ کس موقع پر کون سی دعا کرنی ہے؟ تو یہ تھے ان جانیں قربان کرنے والوں کے اپنی اولاد کے لئے تربیت کے اسلوب۔ پھر نوجوان تھے جن کے والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔ ان کے حقوق بھی ہمہ وقت ان جوان شہیدوں نے ادا کئے۔ والدین بیمار ہیں تو رات دن ان کی خدمت میں ایک کر دیئے۔ خدا تعالیٰ کے حکم کہ والدین سے حسنِ سلوک کرو اور ان کی کسی سخت بات پر بھی اُف کا کلمہ منہ سے نہ نکالو اس کا حق ادا کر دیا ان لوگوں نے۔ پھر بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ شادی شدہ جوان اگر ماں باپ کا حق ادا کر رہے ہیں تو بیوی کا حق بھول جاتے ہیں، اگر بیوی کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ ہے تو ماں باپ کا حق بھول جاتے ہیں۔ لیکن ان مومنوں نے تو مومن ہونے کا اس بارے میں بھی حق ادا کر دیا۔ بیویاں کہہ رہی ہیں کہ والدین کے حق کے ساتھ ہمارا اس قدر خیال رکھا کہ کبھی خیال ہی دل میں پیدا نہیں ہونے دیا کہ ہماری حق تلفی تو کجا ہلکی سی جذباتی تکلیف بھی پہنچائی ہو۔ اور ماں باپ کہہ رہے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے حق ادا کرنے کی کوشش میں کہیں بیوی کے حق کی ادائیگی میں کمی نہ کی ہو۔ پس یہ اعتماد اور یہ حقوق کی ادائیگی ہے جو حسین معاشرے کے قیام اور اپنی زندگی کو بھی جنت نظیر بنانے کے لئے ان لوگوں نے قائم کیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی کتنا بڑا اجر عطا فرمایا کہ دائمی زندگی کی ضمانت دے دی۔ 17، 18 سال کا نوجوان ہے تو اس کی طبیعت کے بارے میں بھی ماں باپ اور قریبی تعلق رکھنے والے، بلکہ جس کالج میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ نوجوان کہہ رہے تھے، ان سب کی رائے یہ ہے کہ یہ عجیب منفرد قسم کا اور منفرد مزاج کا بچہ تھا۔ پھر ان سب میں ایک ایسی قدرِ مشترک ہے جو نمایاں ہو کر چمک رہی ہے۔ اور وہ ہے جماعتی غیرت کا بے مثال اظہار۔ اطاعتِ نظام کا غیر معمولی نمونہ، جماعت کے لئے وقت قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا اور کرنا، دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے سارے حقوق کی ادائیگی کے باوجود، ساری ذمہ داریوں کے حقوق کی ادائیگی کے باوجود جماعت کے لئے وقت نکالنا۔ اور صرف ہنگامی حالت میں ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی کئی کئی گھنٹے وقت دینا۔ اور بعض اوقات کھانے پینے کا بھی ہوش نہ رہنا۔ اور پھر یہ کہ خلافت سے غیر معمولی تعلق، محبت اور اطاعت کا اظہار۔ یہ اظہار کیوں تھا؟ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود اور مہدی موعود کے بعد جو دائمی خلافت کا سلسلہ چلنا ہے اس نے مومنین کے جذبہ وفا اور اطاعت اور خلافت کے لئے دعاؤں سے ہی دائمی ہونا ہے۔ پس یہ لوگ تھے جنہوں نے عبادات اور اعمالِ صالحہ کے ذریعے سے نظامِ خلافت کو دائمی رکھنے کے لئے آخر دم تک کوشش کی اور اس میں نہ صرف سرخرو ہوئے بلکہ اس کے اعلیٰ ترین معیار بھی قائم کئے۔ یہ لوگ اپنے اپنے دائرے میں خلافت کے دست و بازو بنے ہوئے ہیں۔ یہ سلطانِ نصیر تھے خلافت کے لئے جن کے لئے خلیفہ وقت دعا کرتا رہتا ہے کہ مجھے عطا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرماتا رہے۔ اپنے پیاروں کے قرب سے ان کو نوازے۔ یہ شہداء تو اپنا مقام پا گئے، مگر ہمیں بھی ان قربانیوں کے ذریعے سے یہ توجہ دلا گئے ہیں کہ اے میرے پیارو! میرے عزیزو! میرے بھائیو! میرے بیٹو! میرے بچو! میری ماؤں! میری بہنو! اور میری بیٹیو! ہم نے تو صحابہ کے نمونے پر چلتے ہوئے اپنے عہدِ بیعت کو نبھایا ہے مگر تم سے جاتے وقت یہ آخری خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ نیکیوں اور وفا کی مثالوں کو ہمیشہ قائم رکھنا۔ بعض مردوں نے اور عورتوں نے مجھے خط بھی لکھے ہیں کہ آپ آج کل شہداء کا ذکرِ خیر کر رہے ہیں، ان کے واقعات سن کر رشک بھی آتا ہے کہ کیسی کیسی نیکیاں کرنے والے اور وفا کے دیپ جلانے والے وہ لوگ تھے۔ اور پھر شرم بھی آتی ہے کہ ہم ان معیاروں پر نہیں پہنچ رہے۔ ان کے واقعات سن کر افسوس اور غم کی حالت پہلے سے بڑھ جاتی ہے کہ کیسے کیسے ہیرے ہم سے جدا ہو گئے۔ یہ احساس اور سوچ جو ہے بڑی اچھی بات ہے لیکن آگے بڑھنے والی قومیں صرف احساس پیدا کرنے کو کافی نہیں سمجھتیں بلکہ ان نیکیوں کو جاری رکھنے کے لئے پیچھے رہنے والا ہر فرد جانے والوں کی خواہشات اور قربانیوں کے مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس ہمارا کام ہے اور فرض ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ان قربانیوں کا حق ادا کریں۔ ان کے بیوی بچوں کے حق بھی ادا کر کے اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں۔ ان کے چھوٹے بچوں کی تربیت کے لئے جہاں نظامِ جماعت اپنے فرض ادا کرے وہاں ہر فردِ جماعت ان کے لئے دعا بھی کرے۔ اللہ تعالیٰ تمام لواحقین کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ ان کی پریشانیوں، دکھوں اور تکلیفوں کو دور فرمائے اور خود ہی ان کا مداوا کرے۔ انسان کی کوشش جتنی بھی ہو اس میں کمی رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو صحیح تسکین کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے تسکین کے سامان پیدا فرمائے اور ان کے بہتر حالات کے سامان پیدا فرمائے۔ پس ان شہداء کے ورثاء کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں اور احبابِ جماعت اپنے لئے بھی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ دعاؤں کی آج کل بہت زیادہ ضرورت ہے۔ پاکستان میں حالات جو ہیں وہ بدتر ہی ہو رہے ہیں۔ کوئی فرق نہیں پڑا اس سے، مخالفت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے بچائے اور اُن شریروں کے شر اُن پر الٹائے اور ہمیں، ہر احمدی کو ثباتِ قدم عطا فرمائے۔

آخر میں ابھی میں نماز جمعہ کے بعد ایک نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا اس کا اعلان کرتا ہوں۔ یہ مکرم نذیر شفیق المرادنی صاحب سابق امیر جماعت سیریا کا نمازِ جنازہ ہے۔ 30 جون 2010ء کو 67 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ آپ ایف اے کرنے کے بعد چھ سال تک شیخ ہاشم کے ہاں شریعت پڑھتے رہے۔ آپ کا گھر دمشق کے محلہ شاغور میں تھا جہاں مکرم منیر الحصنی صاحب جو امیر شام تھے وہ رہتے تھے۔ آپ بچپن سے ان کو جانتے تھے۔ اسی زمانے میں آپ کو ان کی خدمت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ اور نذیر صاحب نے 1963ء میں جماعت کے بعض عقائد سنے اور بیعت کر لی۔ آپ دمشق میں اربن ٹرانسپورٹ کے انچارج تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1986ء میں آپ کو شام کا پہلا صدر مجلس انصار اللہ اور 1988ء میں مکرم منیر الحصنی صاحب کی وفات کے بعد بلادِ شام کا امیر مقرر فرمایا۔ 1989ء میں سیریا کے نامناسب حالات ہونے کی وجہ سے وہاں امارت ختم کر دی گئی۔ ان حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت سیریا سے فرمایا کہ اصحابِ رقیم بن جائیں۔ تو آپ نے کتابیں لکھنی شروع کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی آٹھ کتابیں چھپ چکی ہیں۔ وفات سے قبل بھی آپ ایک کتاب تصنیف کر رہے تھے۔ آپ کو 1996ء میں جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کی توفیق ملی۔ اور اس جلسہ کے بعد آپ ساری زندگی خلیفۂ وقت کی مہمان نوازی اور نوازشوں کا ذکر کرتے رہے۔ آپ نہایت سادہ مگر مزاحیہ اور شگفتہ طبیعت کے مالک تھے۔ واقفین کی بہت عزت کرتے تھے۔ وہاں ہمارے بعض واقفِ زندگی تعلیم حاصل کرنے جاتے ہیں اور دمشق آنے والے تمام سٹوڈنٹس کا بہت خیال رکھتے تھے۔ خلافتِ احمدیہ سے آپ کو ایک عشق کا تعلق تھا جو خلافت کا ذکر آنے پر آپ کی آنکھوں اور آواز سے جھلکتا تھا۔ صابر ایسے تھے کہ بڑی سے بڑی تکلیف پر بھی دل سے شکر و حمد کے گیت گایا کرتے تھے۔ باوفا دوست اور ایک مستقل مزاج احمدی تھے۔ اپنے سسرال سے ایسا اپنائیت اور محبت سلوک تھا۔ کہ آپ کی نسبتی بہن آپ کو اپنا والد سمجھتی تھی۔ مکرم محمد مسلّم الدروبی صاحب جو آج کل سیریا کے صدر جماعت ہیں بیان کرتے ہیں کہ جب مجھے شام کا نیشنل صدر مقرر کیا گیا تو آپ نے ایسی اطاعت اور عاجزی اور اخلاص کا اظہار کیا کہ میں حیران رہ گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

مضامین، رپورٹیں اور اخبار بدر سے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں
badrqadian@rediffmail.com

عید کی حقیقی خوشی

(مکرم عطاء الرحمٰن خالد مربی سلسلہ دفتر نشر و اشاعت قادیان)

عید خوشی کے دن کو کہتے ہیں، ایسا خوشی کا دن جو انسان کی زندگی میں بار بار لوٹ کر آئے۔ انسان کی فطرت میں ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ خوشی کا دن بار بار لوٹ کر آئے اسلئے دنیا کی تمام قوموں میں مختلف رنگ میں عید یا خوشی کا دن منایا جاتا ہے۔ عیسائیوں کی عید کرسمس اور ایسٹر ہے جو وہ اپنے رنگ میں مناتے ہیں۔ اسی طرح یہودی بھی فرعون کی غلامی سے نجات کے سال کی یاد میں ہر سال عید مناتے ہیں جسے عید فتح کہتے ہیں اور ہندوؤں کی عید دسہرا و دیوالی کے رنگ میں ہے جو خوب دھوم دھام سے اپنے رسم و رواج کے مطابق مناتے ہیں۔ الغرض تمام اقوام میں عید منانے کا رواج ہے اور یہی انسانی فطرت کا تقاضا ہے لیکن حقیقتاً عید دل کی خوشی سے ہوتی ہے۔ صرف کپڑے پہننے اور کھانے پینے کا نام عید نہیں اور نہ یہ عید کا اصل مقصد ہے۔

جہاں تک عید الفطر کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس عید سے پہلے ایک ماہ کے روزے مقرر فرمائے تا کہ مسلمان روزے رکھ کر خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی قربت حاصل کریں اور ان دونوں نعمتوں کے حصول کی خوشی منانے کیلئے ایک عید عطا کی۔ لہٰذا جو شخص ماہ رمضان کے روزے مکمل کرتا ہے اور دورانِ ماہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی میں بھوک پیاس برداشت کرتا اور دوسری خواہشات کی قربانی کرتا ہے نیز اپنے جائز حقوق بھی اسی کی رضا میں ترک کرتا ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اسے ایک ظاہری خوشی اور تشکر کے اظہار کیلئے عید منانے کا حقدار ٹھہراتا ہے۔ لہٰذا ایسا شخص خدا تعالیٰ کی مرضی کے تابع دلی خوشی سے عید مناتا ہے۔

ایک سچا مسلمان جب عید مناتا ہے تو اپنی خوشی کا اظہار نماز عید پڑھ کر کرتا ہے یعنی عام دنوں کی پانچ نمازوں کی جگہ عید کے دن وہ چھ نمازیں پڑھتا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ عید کی دنیوی و ظاہری خوشی میں متوالے و مشغول ہو کر کوئی مسلمان شریعت کے احکام نہ توڑیں اور پہلی قوموں کی طرح صرف ظاہری چمک دمک اور عیش میں ڈوب کر ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار ہزار رحمتیں و برکات وصلوات نازل ہوں کہ آپؐ نے بڑی پُرحکمت تعلیم دے کر ہمیں ہلاک ہونے سے بچالیا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اس کی نعمت کا ناشکر گزار ہوا اُسے وہ عذاب دے گا اور جو شکر گزار ہوا اُسے بڑھا چڑھا کر اپنی نعمتیں عطا کرے گا۔ اس لئے آنحضرتؐ نے ہمیں یہ بتا دیا کہ کوئی خوشی ہو تو تم اُس میں ضرور کچھ نہ کچھ عبادت کر لیا کرو اور خدا تعالیٰ کا نام لیا کرو، اُس کے ذکر سے زبان تر رکھا کرو۔ لہٰذا اسلامی شریعت نے ہر خوشی کے موقع پر عبادت و ذکر الٰہی کا عمومی حکم دیا ہے یہاں تک کہ نئے کپڑے پہنتے ہوئے بھی جو خوشی ہوتی ہے اس پر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے کی ہدایت ہے۔ الغرض عید الفطر میں ایک عظیم مقصد میں کامیاب ہونے کی خوشی میں سب سے پہلے اپنے محسن و محبوب خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے کی ہدایت قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں موجود ہے کہ فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب (سورۃ الم نشرح آیات ۸۔۹)

یعنی پس جب تو (کسی مقصد کو پورا کر کے) فارغ ہو تو پھر محنت میں لگ جا اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو۔ لہذا ہم نماز عید کی محنت کے ذریعہ اپنے رب کی طرف شکر کرتے ہوئے متوجہ ہوتے ہیں جس نے اپنے فضل سے ہمیں پورے ماہ کے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائی جس کے نتیجہ میں اُس نے پھر اپنے فضل سے عید کی خوشی سے نوازا۔ عید خوشی کا دن ہے اور انسان خوشی کے دن کی نسبت یہ خواہش رکھتا ہے کہ وہ بار بار لوٹ کر آئے اور کوئی انسان اکیلے خوشی نہیں منا سکتا۔ خوشی منانے کیلئے اجتماع یا ہجوم یا بہت لوگوں کا ایک ساتھ ہونا ضروری ہے اسلئے عید کے دن مسلمانوں کے تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو عید کی نماز میں شامل ہونے کی ہدایت ہے تا کہ قوم کا کوئی فرد اس عظیم خوشی کے منانے سے محروم نہ رہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ہو سکے تو سبھی لوگ نئے کپڑے پہنیں اور خوشبو بھی لگائیں۔ اگر ممکن نہ ہو اور کسی لڑکی کے کپڑے نہ ہونے کی وجہ سے عید کی خوشی سے محروم رہنے کا خدشہ ہو تو فرمایا کہ وہ اپنی کسی سہیلی وغیرہ سے عاریۃً دوپٹہ لیکر بھی عید کی نماز میں شامل ہونے کے لئے میدان میں جائے۔ پھر فرمایا کہ نماز کے بعد ایک دوسرے سے گلے مل کر عید کی مبارک باد دو اور جب گھروں کو لوٹو تو راستہ بدل کر لوٹو۔ تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں سے مل سکو اور دوسروں پر بھی تمہاری عید کی خوشی کی جھلک اور شان ظاہر ہو۔ پس خدا تعالیٰ نے بتا دیا کہ مؤمن کی عید یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر خوش ہو جائے۔ اسی لئے وہ عید کے دن دوسروں کو بھی خوشی میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ غریبوں، بے سہاروں، یتیموں اور بیواؤں کی خوب دل کھول کر خدمت کرتا ہے اور مخلوق کی خدمت کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ خوشنودی اور قربت تلاش کرتا ہے اور جوں جوں مؤمن کو اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہ ملتی ہے اتنی ہی اُس کے لئے عید ہوتی جاتی ہے۔

مؤمن ہر خوشی کے موقع پر خدا تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کر کے خدا کو راضی کرنا چاہتا ہے اور عید الفطر بھی خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کا بہترین موقع ہے کہ اسلئے ہم سب مسلمان بھائیوں کو شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب ہمارے اعمال اور ہماری نیت سے خدا راضی ہو جائے تو پھر ہمارے لئے عید ہی عید ہے۔ ہماری زندگی کی حالت یہ ہو کہ۔

ہر روز روزِ عید است۔ و ہر شب شبِ برات

اگر ماہ رمضان کی پرہیزگاری اور شب و روز کی عبادات کو جاری رکھیں اور آئندہ بھی راتوں کو عبادت کے ذریعہ زندہ رکھنے کی کوشش میں لگے رہیں تو یہ ممکن ہے کہ ہمارا ہر روز روز عید اور ہر رات شب برات ہو جائے۔

عید چونکہ اجتماعی خوشی کا دن ہے اس میں دوسروں کو خوش دیکھنے کی خواہش بڑھتی ہے اور ہمدردی خلق بھی بڑھتی ہے نیز شکوہ و گلا بھی ہم بھول جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو کھلا کر اور تحفے دیگر خوش ہوتے ہیں جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ آج کے اس نفسا نفسی کے دور میں دنیا کی اکثر قومیں جانوروں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں جیسے کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ والذین کفروا یتمتعون ویاکلون کما تاکل الانعام والنارُ مثوی لھم۔ (سورہ محمد آیت ۱۳)

یعنی اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس طرح کھاتے ہیں جس طرح چار پائے کھاتے ہیں اور ان کے لئے آگ ٹھکانہ ہے۔ آج کا دور ایسا ہے جس میں انسان اِنسان کا حق مار کر اور دوسرے کو لوٹ کر فخر کرتا ہے۔ دوسروں کی ہمدردی نام کو نہیں۔ حقیقی ہمدردی مٹتی جارہی ہے۔ ایسے میں عید مسلمانوں کو قومی زندگی اور ہمدردی خلق کا زبردست سبق دیتی ہے۔ اور مسلمانوں کو خدمت خلق کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ عید ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ ہم دوسروں پر رحم کھائیں۔ دوسروں کے حقوق کی حفاظت کریں اور دوسروں کی مدد کر کے ان کے دکھ و درد دور کریں۔ اسی غرض سے ہم صدقۃ الفطر یعنی فطرانہ اور عید فنڈ وغیرہ جمع کرتے ہیں۔ اگر پوری دنیا کے مسلمان جو کمانے والے ہیں اور عید کے دن یہ فنڈز جمع کرتے ہیں، ایک نظام کے تحت غرباء کے لئے خرچ کرتے تو شائد دنیا میں کوئی مسلمان غریب نہ رہتا اور گلی گلی میں بھیک مانگنے سے نجات پاتا۔

عید کی نماز ہمیں تقویٰ کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے کیونکہ ایک عید کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تقویٰ کی تاکید فرمائی اور اپنی اطاعت کی رغبت دلائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تقویٰ کی تعلیم دی یہی سب سے بڑی عید ہے۔ عید میں جو باتیں رنگ بھرتی ہیں ان کی جان تقویٰ ہے۔ پس عید اگر تقویٰ سے منائی جائے تو خواہ اچھے کپڑوں میں ہو یا غریبانہ کپڑوں میں ہو وہی عید پُر رونق ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ لباسُ التقویٰ ذالک خیر۔ یعنی تقویٰ کا لباس سب سے بہتر اور بابرکت ہے۔

پس عید کے دن تقویٰ کا ذکر فرماتا ہے کہ تم اچھے کپڑے بے شک پہنو مگر ان کپڑوں سے رونق اور بہار تب پیدا ہوگی اگر اندر سے تقویٰ پھوٹے گا اور اُس کی شعائیں اُن کپڑوں کو منور کر رہی ہوں گی۔

(خطبہ عید الفطر ۲۱ فروری ۱۹۹۶ء)

رمضان کے روزوں کا اصل مقصد بھی مومنوں کے اندر تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ اسلئے عید الفطر بھی دراصل اسی شخص کو حقیقی خوشی اور راحت مہیا کرتی ہے جس نے پورے مہینے روزوں سے گزار کر تقویٰ اور خدا ترسی حاصل کی ہو۔ عید کا دوسرا اہم مقصد خدمت خلق ہے غریب بھائیوں کی تنگی اور بے سروسامانی کو بھانپ کر اُن کی مدد کرتے ہوئے اپنے سکھ اور خوشی کو اس کے ساتھ تقسیم کرنا خدمت خلق ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ عید کے دن اُمراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں۔

ان میں اپنے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں یہ وہ عید ہے جو درحقیقت اسلام کی عید ہے۔

(خطبہ عید الفطر ۲۱ فروری ۱۹۹۶ء)

الغرض عید کا غائت مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کا معاشرہ ہمیشہ ویسا ہی پاک و پُرامن رہے جیسا کہ ماہ رمضان المبارک کے دنوں میں عام طور پر ہوتا ہے اور عید کی خوشی مسلمانوں کیلئے روزمرہ کی خوشی بن جائے نہ کہ عارضی جو چند گھنٹوں میں نظر سے غائب ہو جاتی ہو بلکہ دائمی اور ہمیشہ ساتھ رہنے والی خوشی مسلمانوں کو نصیب ہو جائے۔ ☆☆☆

ضروری اعلان برائے اخبار بدر

محترم فاتح احمد صاحب ڈاہری، انچارج انڈیا ڈیسک لندن نے اپنے گزشتہ دورہ قادیان کے موقع پر اخبار بدر کے متعلق یہ ہدایت فرمائی ہے کہ ہندوستان کی ہر جماعت میں ایک اخبار بدر جماعت کے لوکل اخراجات پر جاری کرنا چاہئے، جس سے احمدی احباب حضور انور کے خطبہ جمعہ کے علاوہ علمی مضامین اور مرکز قادیان و بھارت کی خبروں و تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں سے آگاہ رہیں گے۔

قبل ازیں اس سلسلہ میں تمام جماعتوں کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع بھجوائی گئی ہے لیکن تا حال صرف چند ایک جماعتوں نے اس مسئلہ کو سنجیدگی سے لیا ہے باقی جماعتوں کی طرف سے انتظار ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جماعتہائے احمدیہ بھارت کے ذونل امراء، امراء جماعت وصدر صاحبان کو دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ اس سلسلہ میں فوری کاروائی کر کے دفتر بدر کو مطلع فرماویں۔

☆۔ اخبار بدر کا سالانہ زر اشتراک **صرف -/350 روپے** ہے۔ (مینجر ہفت روزہ بدر قادیان)

خصوصی مضمون:

امریکن چرچ کی قرآن مجید کو جلانے کی ناپاک سازش اور کتب مقدسہ کی عزت کے متعلق قرآنی تعلیمات

(مکرم مولانا محمد عمر صاحب۔ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان)

ایک اطلاع کے مطابق One india website کے حوالہ سے رپورٹ ہے کہ CNN Channel میں ۳۱؍جولائی ۲۰۱۰ءکوامریکہ کے ایک عیسائی لیڈر نے انٹرویو دیتے ہوئے دنیا نے تمام چرچوں کوتحریک کی ہے کہ ۱۱ ستمبر کے دن ہر ایک چرچ میں قرآن کریم کا ایک نسخہ جلا کر ۱۱؍ستمبر کے حادثہ میں مارے گئے افراد کوخراج عقیدت پیش کی جائے۔اُس روز عید الفطر بھی ہے ۔ اس روز بین الاقوامی سطح پر International Burn a Quran Day منانے کا بھی پروگرام ہے۔

ایک اطلاع کے مطابق امریکی شہر فلوریڈا کے The Dove graines uilla نام کی جگہ پر موجود World outreach centre کے مکھیہ Terry Jones نے سی این این چینل میں یہ بات کہی ہے۔ اب مختلف ذرائع سے دنیا کے تمام عیسائیوں میں زور و شور سے اس کی تحریک جاری ہے۔اگر یہ بات سچائی پر مبنی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ دجالیت کی طرف سے دنیا کے امن کو متاثر کرنے کیلئے ایک مذموم ومسموم اقدام کیا جارہا ہے۔ اس سے عالمگیر سطح پر خطرناک فتنہ کا آغاز ہونے کا اندیشہ ہے۔ستمبر ۱۱؍۲۰۰۱ءکے دردناک اور ہولناک واقعہ کی عالمگیر سطح پر اسلامی مملکتوں اور تنظیموں نے واشگاف الفاظ میں شدید مذمت کی تھی۔اب ۹ سال بعد اس مسئلہ کو اُٹھا کر اور اس کی آڑ میں قرآن مجید کو موردِ الزام ٹھہرا کر اسے جلانے کی مہم شروع کرنا بہت ہی خطرناک قابل نفرین اور مذموم حرکت ہے۔

چند نام نہاد اسلامی دہشت گردوں اور شدت پسندوں کی تنظیموں کے مذکورہ اقدام کیلئے قرآن مجید کو ذمہ دار ٹھہرانا ایک خطرناک فتنہ کو ہوا دینے کے مترادف ہے۔ایک مسلمان جس کے دل میں ایک رتی بھر ایمان ہو اور قرآن مجید کے ساتھ عشق ہو وہ کبھی بھی برداشت نہیں کرسکتا کہ قرآن مجید کو جلایا جائے۔ اس مذموم اقدام کے ردعمل کے طور پر مسلمان بائیبل کو جلانے کی مہم شروع کریں گے تو اس کا کیا انجام ہوگا۔کوئی عقلمند سوچ بھی نہیں سکتا۔قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے لی ہے۔جیسا کہ فرمایا:۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ۔ (10:15)

کہ ہم نے ہی یہ قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔اگر خدا تعالیٰ کو قرآن مجید کی حفاظت کی طاقت ہے تو اس کے مخالفین کو نیست و نابود کرنے اور تباہ و برباد کرنے کی بھی قدرت ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر خدانخواستہ دنیا کے تمام قرآن مجید کے نسخوں کو نعوذ باللہ جلایا جائے تو دنیا کے لاکھوں کروڑوں حافظوں کے دل و دماغ میں محفوظ قرآن مجید ازسرنو زندہ ہوکر اپنا معجزہ رکھا سکتا ہے جیسا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ نزول القرآن معجزۃ کہ قرآن مجید بنفس نفیس ایک عظیم الشان معجزہ ہے اور وہ اپنی معجزنمائی وقتاً فوقتاً دکھاتا رہا ہے۔ بہرحال گیارہ ستمبر کو چند ناعاقبت اندیش دہشت گرد اور شدت پسند تنظیموں کی طرف سے کی گئی مذموم حرکت کا بدلہ قرآن مجید کو جلا کر لینا نہایت قابل نفرین شیطانی اقدام ہے۔ یہ اقدام اسلام دنیا کبھی برداشت نہیں کرسکتی۔ یہ بات سچ ہے کہ قرآن مجید کہیں بھی دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ہمیشہ پیار ومحبت اخوت و رواداری کی ہی تعلیم دیتا ہے۔ ایسی تعلیمات سے سارا قرآن بھرا پڑا ہے۔اس تعلیم کے خلاف کوئی شخص بھی قرآن مجید سے کوئی ایک آیت بھی پیش نہیں کرسکتا۔علاوہ ازیں یہ شیطانی اقدام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امن بخش تعلیم کے بھی سخت مخالف ہے۔

اب ذیل میں قرآن مجید کی بعض خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بائبل یا دنیا کی کوئی مذہبی کتاب قرآن مجید کی ان خصوصیات کا ہرگز مقابلہ نہیں کرسکتی۔

ا۔قرآن مجید کی یہ تعلیم ہے کہ گذشتہ تمام سماوی کتب خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے کی وجہ سے بنیادی طور پر سچی تھیں۔ لیکن یہ سب مذہبی کتب مختص زمان اور مکان کے لئے تھیں۔ یعنی یہ تمام سماوی کتب محدود زمانہ کیلئے محدود قوم کیلئے تھیں۔ بائبل سمیت کسی بھی مذہبی کتاب نے عالمگیر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ قرآن مجید کا یہ دعویٰ کہ وہ ذکر للعالمین ہے اور تنزیل من رب العالمین ہے صرف قرآن مجید کے ساتھ مختص ہے۔

(۲) قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے کہ اُس نے تمام مذہبی کتب کی دائم رہنے والی تعلیمات اپنے اندر سموئی ہوئی ہے جیسا کہ فرمایا فیھا کتب قیمۃ (4:98)

اس میں قائم رہنے والی تعلیمات موجود ہیں گویا کہ قرآن مجید ایسا گلدستہ ہے جس میں رنگ برنگے اور خوشبودار پھول پائے جاتے ہیں۔

(۳) قرآن مجید کی یہ تعلیم اور اس کی یہ خصوصیت ہے کہ ہر زمانہ میں مختلف مذاہب کے درمیان مختلف اختلافات پائے جاتے ہیں ان تمام مذاہب کو متحد کرنے کیلئے ایک عالمگیر مذہب کی ضرورت ہے جس میں تمام مذاہب کی دائم وقائم رہنے والی تعلیمات موجود ہوں۔

مثلاً ہر مذہب کی یہ بنیادی تعلیم ہے کہ خدا تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ ہے۔اس بنیادی تعلیم کی طرف سے سب مذاہب کو متحد کرنے کی دعوت قرآن مجید دے رہا ہے جیسا کہ فرمایا:

قُلْ یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃٍ سواءٍ بیننا وبینکم اَلّا نعبُدَ الا اللّٰہ۔ (65:3) کہ تو یہ اعلان کردے کہ اے اہل کتاب تم ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ جو ہم ہمارے تمہارے درمیان مشترک ہے یعنی سوائے خدا کے کسی اور کی پرستش نہیں کرنا۔

پیار ومحبت اور رواداری کی یہ ایک ایسی تعلیم ہے جو صرف قرآن مجید کے ساتھ مختص ہے۔

(۴) مختلف مذاہب کے درمیان رواداری اور یکجہتی پیدا کرنے کیلئے قرآن مجید کی یہ تعلیم ہے اور اس کا یہ دعویٰ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے تمام انبیاء ومرسلین سب کے سب سچے تھے اور سب کے سب خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور تھے۔

قرآن مجید کی یہ تعلیم ہے کہ خدا تعالیٰ نے مختلف زمانوں میں ہر قوم کیلئے نبی بھیجا ہے جیسا کہ فرمایا: وَاِنْ من اُمَّۃٍ اَلّا خلافیھا نذیر (25:35) ہر اُمت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بشیر ونذیر بن کر انبیاء کرام مبعوث ہوتے رہے ہیں اور فرمایا: وَلِکُلِّ قومٍ ھادٍ۔(8:13) یعنی ہر اُمت کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت لیکر انبیاء آتے رہے ہیں۔

باہمی بھائی چارگی اور رواداری کی یہ تعلیم صرف قرآن مجید نے ہی پیش فرمائی ہے اور فرمایا: لانُفرق بین احد من رسلہ۔(سورہ البقرہ) یعنی ہم خدا تعالیٰ کے پیغمبروں اور رسولوں کے درمیان کسی قسم کی تفریق نہیں کرتے اور سب پر ایمان لاتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ منھم من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص (79:40) یعنی اُن میں سے بعض کے حالات ہم نے آپ کو بتائے ہیں اور بعض کے نہیں۔

(۵) قرآن مجید کی یہ بھی خوبی ہے کہ وہ گذشتہ آسمانی کتب میں سے کسی کی تکذیب نہیں کرتا ہے بلکہ تصدیق کرتا ہے جیسا کہ فرمایا وما کان ھذا القرآن ان یُفتریٰ من دون اللہ ولٰکن تصدیق الّذی بین یدیکم وتفصیل الکتاب لاریب فیہ من ربّ العالمین۔ (38:10)

یعنی یہ قرآن کریم ایسا نہیں کہ اللہ سے الگ رہ کر محض افترائی کرلیا جائے لیکن یہ اس کی تصدیق کرتا ہے جو اس کے سامنے ہے اور اس کتاب کی تفصیل ہے۔اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے۔اس آیت کریمہ میں قرآن مجید کے کئی دعوے مذکور ہیں۔

(الف) یہ قرآن ایسا نہیں جو خدا کو چھوڑ کر افتراء کیا گیا ہو۔

(ب) یہ تمام سابقہ مذہبی کتب کی تصدیق کرتا ہے۔

(ج) قرآن مجید میں سابقہ مذہبی کتب کی تعلیمات مذکور ہیں۔

(د) قرآن مجید اپنے ہر دعویٰ کے ساتھ اس کی حکمت بھی بیان فرماتا ہے۔

مثلاً قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے کہ الحمد للّٰہ ربّ العالمین یعنی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔ قرآن مجید کا یہ ایک دعویٰ ہے۔اس کی حکمت اور دلیل ساتھ ہی بیان فرمائی کہ وہ رب العالمین ہے۔الرَّحمن ہے۔الرَّحیم ہے اور مالک یوم الدین ہے جو ہستی ان اوصاف کی مالک ہو اس کیلئے ہی تمام تعریفیں ہیں۔اسی طرح فرمایا: قل ھو اللہ احد تو کہدے کہ خدا ایک ہی ہے اس دعویٰ کی حکمت اور دلیل ساتھ ہی بیان فرمائی۔ اللہ الصمد ۔ لم یلد ولم یولد۔ ولم یکن لہ کفواً احد۔جو ہستی ان اوصاف سے متصف ہو، وہ ایک ہی ہوسکتی ہے۔اسی طرح نماز کے بارے میں یہ حکم ہے اَقِمِ الصّلوٰۃ تو نماز قائم کر اس کی حکمت ساتھ ہی بتادی کہ اِنّ الصّلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر کہ نماز ہر فحش اور منکر باتوں سے منع کرتی ہے یہ خوبی اور خصوصیت صرف قرآن مجید کیلئے مخصوص ہے۔

(ھ) قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے کہ لا ریب فیہ ۔اس کی کسی بھی تعلیم میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

(و) من ربّ العالمین یہ قرآن رب العالمین کی طرف سے نازل فرمودہ ہے اور جس کا یہ دعویٰ ہے یہ کتاب ذکر للعالمین (10:12) ہے۔

(٦) قرآن مجید انسانی دسترس اور خورد و برد سے پاک ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہوئی ہے۔ یہ حفاظت دو قسم کی ہوتی رہی ہے۔(۱) معنوی حفاظت (۲) لفظی حفاظت۔

معنوی حفاظت اس طرح ہوتی رہی کہ ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق اس کے معنی میں تبدیلی ہوتی رہی ہے۔اس کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہر صدی کے سر پر مجددین مبعوث ہوتے رہے ہیں۔لفظی حفاظت دنیا کے لاکھوں حفاظ کے ذریعہ کی جاتی ہے۔اس کا اعتراف ایک معاند اسلام ولیم میور نے بھی کیا ہے۔ جیسا کہ اُنہوں نے کہا:

We may upon the stronget persumption affirm that every verse in Quran ganuine and un altered composition of Mohammad himself

یعنی ہم مضبوط قیاسات کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایک آیت جو قرآن میں ہے وہ اصلی ہے اور محمد کی غیر منحرف تصنیف ہے۔

نیز لکھا:۔ There is otherwise every security internal and external that we

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

posses the text which Mohammad himself gave forth and used.

یعنی اس کے علاوہ ہمارے پاس ہر ایک قسم کی ضمانت موجود ہے اور اندرونی شہادت کی بھی اور بیرونی شہادت کی بھی کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس ہے وہی ہے جو خود محمدؐ نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی۔ اور اُسے استعمال کیا تھا۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹینکا لفظ قرآن کے تحت)

(۷) رواداری کی تعلیم:

قرآن مجید مختلف مذاہب کے ساتھ رواداری اور بھائی چارگی کی تعلیم دیتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا لا تسبّوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبّوا اللہ عدواً بغیر علمٍ (6:109)

یعنی تم ان لوگوں کو گالیاں مت دو جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دُشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو بھی گالیاں دیں گے۔

قرآن مجید کی رواداری کا ایک پاک نمونہ جو رہتی دنیا تک زندہ جاوید حقیقت کے طور پر روشن ہے اور تاریخ اسلام میں سنہرے حروف میں لکھا جانے والا واقعہ ہے یہ ہے کہ ایک دفعہ ۸۰ پادریوں پر مشتمل نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ میں مسجد نبوی میں حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ مباحثہ کیلئے آیا۔ جب اُن کی عبادت کا وقت آیا تو وہ لوگ اِدھر اُدھر دیکھنے لگے وہ عبادت کیلئے جگہ ڈھونڈ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر سیدنا حضرت رسول کریم ﷺ نے ان عیسائیوں کو اپنے طریقہ کار کے مطابق مسجد نبوی میں عبادت کرنے کیلئے اجازت دی۔ ایسا پاک نمونہ سوائے اسلام کے کسی اور مذہب میں نظر نہیں آتا۔

(۸) مذہبی آزادی کی تعلیم:

قرآن مجید مذہبی آزادی کی تعلیم دیتا ہے جیسا کہ فرمایا لکم دینکم ولی دین (سورۃ الکافرون)

یعنی تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین۔ نیز فرمایا: لا اکراہ فی الدّین (سورۃ بقرہ): دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں نیز فرمایا: قل الحق من ربّکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر یعنی تو یہ اعلان کردے کہ تمہارے رب کی طرف سے حق (آیا) ہے جو چاہے مان لے جو چاہے انکار کرلے۔ اس طرح قرآن مجید میں مذہبی آزادی کی تعلیم پائی جاتی ہے۔

۹۔ قرآن مجید شدت پسندی اور دہشت گردی کی ہرگز تعلیم نہیں دیتا بلکہ اُس کی شدت سے مذمت کرتا ہے اور امن شانتی اور رواداری کی ہی تعلیم دیتا ہے۔ آج کل اسلام کے نام پر جو ظلم وستم ڈھایا جاتا ہے اور معصوم بچوں اور عورتوں کا قتل عام کرکے خون ریزی کا دور دورہ دکھائی دیتا ہے اس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ایسے ظلم و ستم اور دہشت گردی کی اور شدت پسندی کی اسلام سختی سے مخالفت کرتا ہے۔

اسلام کے معنی ہی شانتی اور سلامتی کے ہیں۔ مسلمان جب آپس میں ملتے ہیں تو السلام علیکم کہہ کر سلامتی کی دعا دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا ایک نام السلام بھی ہے۔ خدا تعالیٰ یدعوالی دارالسلام کے مطابق امن وامان کی آماج گاہ کی طرف دعوۃ دیتا ہے۔

۱۰۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تعلیم:

قرآن مجید کی تمام تعلیمات کا نچوڑ دو باتوں پر مشتمل ہے (۱) حقوق اللہ (۲) حقوق العباد جیسا کہ فرمایا: واتقوا اللہ الّذی تَساءَ لُون بہ والارحام (سورہ النساء) یعنی تم خدا سے دو باتوں کے متعلق ڈرا کرو۔ یعنی حقوق اللہ وحقوق العباد۔ یعنی خدائے واحد کی عبادت کے ساتھ ساتھ صلہ رحمی کیا کرو۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر رحمی رشتے تین ہیں۔ جیسا کہ فرمایا ومن صلح من آبائھم وازواجھم وذُرّیّتھم والملائکۃ یدخلون علیکم من کلّ باب سلام علیکم بما صبرتُم (13:24) یعنی جو اپنے آباءواجداد کے ساتھ اور ازواج کے ساتھ اور ذریات کے ساتھ صلح کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں ان کے گھر کے ہر دروازے سے خدا کے فرشتے نازل ہو کر کہیں گے کہ تمہارے صبر اختیار کرنے کی وجہ سے تم پر سلامتی ہو۔

اسی طرح قرآن مجید ہمسایوں سے حسن سلوک والدین کے ساتھ حسن سلوک، عورتوں کے حقوق کی حفاظت وغیرہ اُمور پر پُر حکمت تعلیم پیش کرکے دنیا میں امن اور شانتی کی فضا قائم کرنا چاہتا ہے۔

تاریخ عالم بتاتی ہے کہ دنیا میں قرآن مجید کے ذریعہ عظیم الشان علمی انقلاب پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو بیان اور قلم کے ذریعہ علم سکھایا جیسا کہ فرمایا:

خلق الانسان عَلَّمَہُ البیان۔ یعنی خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور بیان سکھایا۔ یہاں انسان سے مراد دو قسم کے اُنسوں کا پیکر ہے ایک خدا کے ساتھ محبت دوسرا اُس کی مخلوقات کے ساتھ محبت وشفقت۔ یہ دونوں اس کے طریقے قرآن مجید نے بیان کے ذریعہ لکھائے۔ اسی طرح فرمایا:۔ اقرأ وَربُّک الاکرم الّذی علّم بالقلم۔ یعنی تو پڑھ تیرا رب سب سے زیادہ مکرم ومعزز ہے جس نے قلم کے ذریعہ (علم) سکھایا۔

ان آیات کریمہ میں علم سیکھنے کے دو ذرائع بیان کئے گئے ہیں۔ ایک بیان دوسرا قلم۔ قرآن مجید کا مطالعہ یہی بتاتا ہے کہ اس میں ہر قسم کی تعلیم موجود ہے۔ یعنی اقتصادی، معاشی، معاشرتی، سیاسی، سائنسی و جسمانی اخلاقی روحانی وغیرہ تمام اُمور کے بارے میں قرآن مجید انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ ان اُمور میں دنیا میں جتنی بھی ترقیات ہوئی ہیں وہ سب اسلام اور قرآن مجید کی مرہون منت ہیں۔ بہرحال یہاں قرآن مجید کی دس خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ان خصوصیات میں سے کس کی وجہ سے قرآن مجید کو جلا ڈالنے کی تحریک کی جارہی ہے۔ بہرحال آخری اطلاع کے مطابق یہ خوش کن خبر ملی کہ فلوریڈا کی حکومت نے اس چرچ کی درخواست کو مسترد کردیا ہے بلکہ اس کے لئے اس کو تنبیہ بھی کی ہے۔ یہ نہایت خوش کن اقدام ہے۔

☆☆☆

اعلاناتِ نکاح وتقاریب شادی

☆......خاکسار کے بیٹے عزیزم غلام محی الدین ندیم سلمہ حیدرآباد کا نکاح عزیزہ فتیحہ اصباح بنت مکرم وسیم احمد صاحب ٹی سینڈیکیٹ حیدرآباد کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ انچارج حیدرآباد نے پڑھا۔ اسی روز شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ اعانت بدر پانچ صد روپے۔ (غلام نعیم الدین سعید آباد، حیدرآباد)

☆......مورخہ ۷/اگست ۲۰۱۰ء کو خاکسار کے بیٹے عزیزم میزان الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ کا نکاح عزیزہ یاسمین خانم بنت مکرم صبیح الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ شاہجہانپور کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔

(پاشان علی ساکن آسام)

☆......مورخہ ۱۴/جولائی ۲۰۱۰ کو ماسٹر عبد الرحمٰن ابن مکرم نظام الدین صاحب مرحوم آف دھری رلیوٹ کا نکاح ہمراہ زمرودہ اختر بنت مکرم مقبول راتھر صاحب آف ہاری پاری گام کشمیر کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی شوکت علی صاحب مبلغ سلسلہ دھری رلیوٹ نے پڑھا۔

☆......اسی طرح دوسرے بھائی مکرم اشرف احمد صاحب بھٹی ابن مکرم نظام الدین صاحب مرحوم آف دھری رلیوٹ کا نکاح مکرمہ یاسمین مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب وانی آف ناصرآباد کنی پورہ کشمیر کے ساتھ مولوی صاحب موصوف نے مبلغ ایک لاکھ اسی ہزار روپے حق مہر پر بمقام دھری رلیوٹ پڑھا۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (عزیز احمد ناصر مبلغ دعوت الیٰ اللہ)

☆......مورخہ ۲۲ فروری ۲۰۱۰ کو میرے پوتے عزیز نورالدین صاحب استاذ جامعۃ المبشرین قادیان ابن مکرم بشیرالدین صاحب ننگلی کا نکاح عزیزہ صبیحہ وسیم صاحبہ بنت مکرم سید وسیم احمد صاحب تیماپوری کے ہمراہ چالیس ہزار روپے حق مہر پر محترم محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے مسجد مبارک میں بعد نماز عصر پڑھا اور بعد نکاح شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ مولانا موصوف نے دُعا کرائی۔

☆......اسی طرح مورخہ ۲۵ فروری کو میرے پوتے عزیزم صباح الدین ولد مکرم منیرالدین صاحب ننگلی کا نکاح مکرمہ سلیمہ صبا صاحبہ بنت مکرم محمد عبداللہ صاحب آف ٹھٹھل کے ساتھ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ناظم ارشاد وقف جدید قادیان نے ٹھٹھل (ہماچل) میں پڑھا۔ بعد نکاح شادی کی تقریب عمل میں آئی ہر دو تقاریب میں مولانا صاحب موصوف نے دعا کرائی۔ اسی روز شام کو بارات واپس قادیان پہنچی مورخہ ۲۷ فروری کو ہر دو کی دعوت ولیمہ رکھڑا پیلس قادیان میں ہوئی۔ یہاں پر بھی امیر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ (صغریٰ بیگم۔ اہلیہ مکرم مستری دین محمد صاحب ننگلی مرحوم درویش قادیان)

جملہ رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

☆☆☆☆☆☆

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471,2237-8468

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

حالات حاضرہ

پاکستان میں دھماکوں پر دھماکے

☆......پاکستان کے صوبہ پنجاب کے دارالحکومت **لاھور** میں مورخہ یکم ستمبر کو شیعہ مسلمانوں کے جلوس پر ہوئے سلسلہ وار خودکش دھماکوں میں 40 کے قریب افراد جاں بحق ہو گئے۔ جبکہ 35 افراد شدید زخمی ہوئے۔

☆......مورخہ ۳/ستمبر کو پاکستان کے صوبہ بلوچستان کی دارالحکومت **کوئٹہ** میں حکام کے مطابق میزان چوک میں شیعہ مسلمانوں کے یوم القدوس کے جلوس میں متعدد دھماکوں کے نتیجہ میں ساٹھ افراد جاں بحق اور دوصد کے قریب زخمی ہو گئے ہیں۔20 زخمیوں کی حالت نازل بتائی گئی ہے۔تحریک طالبان پاکستان میں لاہور اور کوئٹہ کے دھماکوں کی ذمہ داری قبول کر لی ہے اور کہا ہے کہ سنی مسلمانوں کے قتل کا انتقام لیا گیا ہے۔

☆......اسی طرح مورخہ 3 ستمبر کو ہی **پشاور** میں ایک پولیس وین کو دھماکے کا نشانہ بنایا گیا جس میں ایک پولیس اہلکار کی موت ہو گئے اور دو دیگر زخمی ہوئے۔

☆......مورخہ 3 ستمبر کو ہی پاکستان کے **مردان** شہر میں مسلم آباد میں کینال روڈ پر واقع جماعت احمدیہ کی مسجد کو نشانہ بنایا گیا۔ اور مسجد میں گھسنے کی کوشش کے نتیجہ میں مسجد کا سیکورٹی گارڈ جاں بحق ہو گیا اور متعدد زخمی ہو گئے۔مردان کے ڈپٹی کمشنر اکبر خان نے بتایا کہ خودکش حملہ آوروں کو رضا کاروں نے اندر داخل ہونے سے روک دیا جس کے نتیجہ میں ایک بڑا حادثہ ہونے سے ٹل گیا۔مسلم آباد میں احمدیوں کی خاصی آبادی ہے۔

☆......اس سے قبل گزشتہ ماہ سندھ اسمبلی کے مہاجر قومی موومنٹ کے لیڈر رضا حیدر خان ایم ایل اے، کے قتل کے بعد ردعمل کے طور پر **کراچی اور حیدر آباد** میں متعدد بم دھماکے اور فائرنگ کے نتیجہ میں 50 سے زائد افراد ہلاک اور 123 افراد زخمی ہو گئے جبکہ متعدد گاڑیوں اور دوکانوں کو نذر آتش کر دیا گیا تھا۔

☆......اسی طرح گزشتہ دنوں مورخہ 3 جولائی کو **لاھور** میں ایک صوفی درگاہ داتا دربار میں تین فدائین حملے ہوئے تھے جس کے نتیجہ میں 50 سے زائد افراد جاں بحق اور دوصد کے قریب زائرین زخمی ہوئے تھے۔

(روزنامہ ہندسماچار جالندھر سے ماخوذ)

پاکستان میں سیلاب کے بعد مہلک وبا اور لوٹ مار کا دور دورہ

دینک جاگرن کی مورخہ 5 ستمبر 2010 کی ایک خبر کے مطابق پاکستان کے سیلاب متاثرہ علاقوں میں اب مختلف بیماریاں پھوٹ پڑی ہیں جس میں ہیضہ، ملیریا، ٹائیفائیڈ اور دیگر بیماریاں شامل ہیں اب وبا کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہیں۔جس کے نتیجہ میں ہزاروں افراد متاثر ہو رہے ہیں۔سیلاب زدگان کی امداد کیلئے ملنے والے سامان کو اب متاثرین اپنی ضرویات کے پیش نظر اسے سڑکوں پر فروخت کرنے پر مجبور ہیں۔علاوہ ازیں امدادی سامان جو مختلف ممالک سے آ رہا ہے مثلاً تیل، آٹا اور دالیں بھاری تعداد میں براہ راست دوکانوں پر ٹرکوں کے ذریعہ اُتارا جا رہا ہے۔دوکانوں میں یہ خرید و فروخت انتظامیہ کی ملی بھگتی کے بغیر ممکن نہیں۔اسی طرح لوٹ کھسوٹ کا بازار بھی تیزی سے سرگرم ہے۔لوٹیرے کشتیوں کی ٹولیوں میں متاثرہ علاقوں میں جا کر گھروں سے ٹی وی، فرج اور دیگر قیمتی سامان اُٹھا لے جا رہے ہیں۔متاثرین اور انتظامیہ سوائے اُن کا منہ تاکنے کے کچھ نہیں کر پا رہی۔ایسے میں سیلاب متاثرین کو تہری مار کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ (مرسلہ: کرشن احمد قادیان، نمائندہ دینک جاگرن)

نائجیریا میں ہیضہ کے نتیجہ میں ۱۳۵۳ افراد جاں بحق

روزنامہ دینک بھاسکر کی مورخہ ۱۲/۷ اگست ۲۰۱۰ء کی خبر کے مطابق نائجیریا میں مہلک وبا کی شکل اختیار کر چکے ہیضہ سے اب تک ۱۳۵۳ افراد کی جان جا چکی ہے۔ برسات کا موسم شروع ہوتے ہی یہاں اب وباء کی خبریں آنے لگی تھیں۔وزارت صحت کے ذریعہ جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ملک کے چھتیس صوبوں میں سے گیارہ صوبوں کے تقریباً چھ ہزار سے زائد افراد اس مہلک وبا سے متاثر ہیں۔

ملاؤں کے فتوؤں پر پابندی

سعودی عرب کے حکمران شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے مورخہ رمضان کے پہلے ہفتے میں مورخہ ۱۳/اگست ۲۰۱۰ء کو ایک شاہی فرمان جاری کیا ہے جس کے مطابق باوسوق علمائے دین ہی فتویٰ جاری کر سکتے ہیں جنہیں اس کیلئے اسناد دی گئی ہیں۔فرمان میں کہا گیا ہے کہ ذاتی معاملات پر فتوے صرف سوال پوچھنے والے اور مفتی کے بیچ ہی رہنے چاہئیں۔انہیں ہرگز عام نہ کیا جائے۔اسی طرح عوام کو بھی تاکید کی گئی ہے کہ وہ صرف مستند مفتیان کی طرف ہی رجوع کریں کیونکہ آج کل نا قابل افراد بھی فتوے جاری کرنے لگے ہیں یہ فتوے سراسر اسلامی تعلیمات کے مخالف ہیں، جس کے نتیجہ میں کئی طرح کے اختلافات پیدا ہو رہے ہیں اور عام مسلمانوں میں بے اطمینانی پیدا ہو رہی ہے۔شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز مذہب اسلام کی دو سب سے بڑی مسجدوں کے سربراہ اعلیٰ ہیں۔سعودی عرب کی حکومتی ایجنسی ایس پی اے نے یہ خبر ریلیز کی ہے۔(روزنامہ دینک بھاسکر ۱۴/اگست ۲۰۱۰ء)

بیعت کی اغراض ومقاصد اور فوائد

جماعت احمدیہ ایک خالص اسلامی جماعت ہے۔ہم آقائے نامدار سرکار دوعالم خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں۔قرآن مجید کو خاتم الکتب مانتے ہیں۔اب قیامت تک کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔ دینِ اسلام کامل واکمل ہے۔کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اسلامی ارکان پر ہم دل سے کاربند ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم خدا کا سب سے افضل، کامل اور پیارا نبی تسلیم کرتے ہیں اور فضیلت، عظمت، مرتبتِ شان غرض ہر خوبی وکمال کے لحاظ سے خاتم النبیین مانتے ہیں اور آپؐ کے حکم وفرمان کے مطابق ہم حضرت امام مہدی علیہ السلام کو مسیح موعود ومہدی معہود تسلیم کرتے ہیں اور ان کی ہم نے بیعت کی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ان کے وصال کے بعد قدرت ثانیہ یعنی خلافت کے دور کو ہم دل وجان سے تسلیم کرتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ہر احمدی اپنے امام یعنی خلیفہ وقت کی بیعت کرتا ہے اس وقت جماعت احمدیہ کے ایک واجب الاطاعت امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر ہیں یعنی خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔لہٰذا ہر احمدی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اطاعت رسول میں ان کی بیعت کرے۔

امام کی بیعت کے فوائد

پھلا فائدہ :: اوّل فائدہ اطاعت رسول ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص امام کی بیعت کے بغیر مر جاتا ہے تو اس کی موت جہالت کی موت ہوتی ہے۔

دوسرا فائدہ :: بیعت اس لئے ضروری ہے کہ فطرت انسانی ایسی واقع ہوئی ہے کہ بغیر محرک کے وہ کچھ کر نہیں سکتی ہے۔دن رات دنیا کا مشاہدہ بتا رہا ہے جس محرک کا اس پر اثر ہوگا ضرور اس سے متاثر ہوگا۔اگر محرک نیک ہے تو اس کا فعل بھی نیک ہے اور اگر محرک بد ہے تو اس کا فعل بھی بد ہوگا۔لہٰذا انسان کو چاہئے کہ اپنا محرک نیک بنائے تاکہ اس کی نیک صحبت سے متاثر ہو کر نیک نتائج پیدا ہوں۔

تیسرا فائدہ :: انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ عہد و پیمان کا ضرور خیال رکھتا ہے چونکہ اس کو ہر دم غفلت کے محرکات تحریک کرتے رہتے ہیں اور اکثر اوقات ان کی تحریکات سے متاثر ہو کر غافلانہ کام کر بیٹھتا ہے۔ اس لئے اس کا علاج یہی ہے کہ نیکی کی زبردست طاقت کے ہاتھ پر معاہدہ کرے کہ ہمیشہ آپ کا فرمانبردار رہوں گا۔چنانچہ اس عہد و پیمان سے نافرمانی کی حالت میں اس کا دل اندر ہی اندر پشیمان ہوگا اور گناہ سے بچ جائے گا۔

چوتھا فائدہ :: بیعت کر لینے سے وحدت اور یگانگت کی تازہ رُوح اس کے اندر پھونکی جاتی ہے جو اثر مجموعی طاقت کا ہوتا ہے وہ پراگندگی میں قطعاً نہیں ہوتا۔لیکن اس میں مضبوط تعلق کی شرط ہے۔ جو لوگ امام وقت کی بیعت کرتے ہیں ان میں ایک روحانی بجلی پھونکی جاتی ہے جو اُن کے دلوں کے گندو ناپاک مواد کو جلا کر پھینک دیتی ہے اور ایک پاک ومطہر انسان بنا دیتی ہے۔

پانچواں فائدہ :: بیعت کرنے سے اور بیعت لینے والے میں ایک قسم کا پیوند ہو جاتا ہے جس کا ایک خوشگوار نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔اس پیوند سے انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور اس سے افعال حسنہ سرزد ہونے لگتے ہیں۔

چھٹا فائدہ :: بیعت کرنے سے یہ ہوتا ہے کہ امام اپنے وابستگان کے لئے شب و روز دعائیں کرتا ہے اور مبائعین بھی اپنی طاقت واستطاعت کے مطابق ان امور پر کاربند ہوتے ہیں۔

پس جب ثابت ہو چکا کہ بیعت امام بہت ضروری ہے تو پھر کیسی بدنصیبی ہے کہ حضرت مسیح موعود ومہدی معہود جن کے متعلق خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تاکید فرمائی ہے بلکہ اپنا سلام پہنچایا۔پس چاہئے کہ ان کی اور اسی طرح ان کے جانشین کی بیعت ضرور کی جائے اور واہیات حیلے تراش کر کے کنارہ کشی نہ رکھی جائے۔

اِتَّقُوا اللّٰہَ یَا اُولِی الاَلْبَاب۔

ہم بہت خوش قسمت ہیں۔ہم کماحقہٗ خدا کا شکر بجا نہیں لا سکتے کہ ہمیں اس خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے نہ صرف وقت کے امام مہدی کی بیعت کی توفیق بخشی بلکہ اس کے خلیفہ کی بیعت کی توفیق بھی عطا کی ہے۔اللہ تعالیٰ سب مسلمان بھائیوں کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد یوسف انور استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

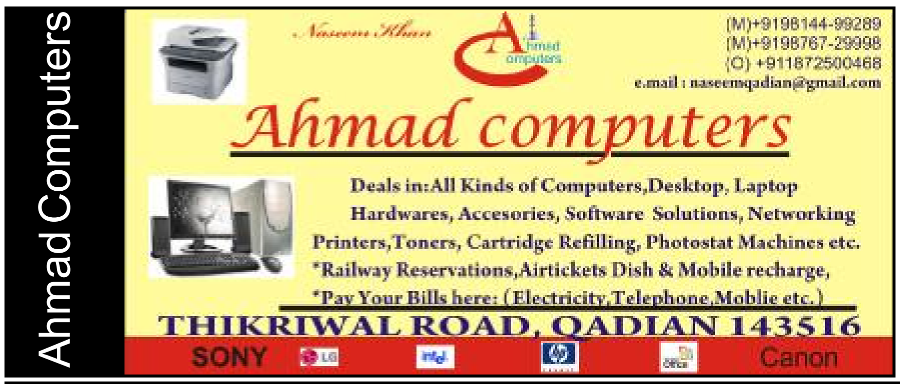

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر20577: میں عابدہ پروین زوجہ راجہ سلیم احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر35 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اندورہ ڈاکخانہ شانگس ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-4-28 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے: حق مہر بذمہ خاوند 20000 روپے۔ایک عدد اخروٹ کا درخت 3000 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 400 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: عبدالسلام نور　　الامۃ: عابدہ پروین　　گواہ شد: راجہ منظور احمد خان

وصیت نمبر20578: میں نسیمہ بیگم زوجہ عبدالمالک قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر38 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن سلی گوڑی ڈاکخانہ سلی گوڑی ضلع دارجلنگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-28 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے: حق مہر بذمہ خاوند 2500 روپے۔زیورات طلائی کل وزن 24 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: سلطان احمد ظفر　　الامۃ: نسیمہ بیگم　　گواہ شد: ابوطاہر منڈل

وصیت نمبر20579: میں سکینہ بیگم زوجہ ابوالکلام آزاد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر40 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن کارنتی ڈاکخانہ کارنتی ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-19 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے: حق مہر بذمہ خاوند 20000 روپے۔زیورات طلائی کل وزن 6.5 گرام۔موجودہ قیمت 6500 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: ابوالکلام آزاد　　الامۃ: سکینہ بیگم　　گواہ شد: شیخ محمد علی

وصیت نمبر20580: میں محمودہ بیگم زوجہ عبدالکریم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر19 سال تاریخ بیعت 1994ء ساکن دیوگاؤں ڈاکخانہ دیوگاؤں ضلع جل پائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-19 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے: حق مہر بذمہ خاوند 10000 روپے۔زیورات نقرئی کل وزن 40 گرام۔موجودہ قیمت 1200۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: سلطان احمد ظفر　　الامۃ: محمودہ بیگم　　گواہ شد: عبدالکریم

وصیت نمبر20581: میں عقلیمہ بیگم زوجہ بزل الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر34 سال تاریخ بیعت 1984ء ساکن چھیرا ماڑی ڈاکخانہ پٹا کا ماری ضلع کوچ بہار صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-2-19 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 15000 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: محمد بزل الرحمٰن　　الامۃ اقلیمہ بیگم　　گواہ شد: امین الرحمٰن

وصیت نمبر20582: میں اجیراً بیگم زوجہ عبدالقادر جیلانی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر25 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن ویسٹ جھاڑ بیلونی ڈاکخانہ بیلوتوبی بھنڈانی ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-19 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے: حق مہر بذمہ خاوند 10000 روپے۔زیورات طلائی کل وزن 5 گرام۔موجودہ قمیت 5000 روپے۔زیورات نقرئی وزن ۵۵ گرام قیمت 1300 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: سلطان احمد ظفر　　الامۃ: اجیرا بیگم　　گواہ شد: عبدالقادر جیلانی

وصیت نمبر20583: میں ایم ریاض احمد ولد مرحوم ایم نور احمد قوم احمدی مسلمان تجارت عمر35 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سوروب ڈاکخانہ سوروب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-4-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 1800 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: طیب احمد خان　　العبد: ایم ریاض احمد　　گواہ شد: ایم ظہور احمد

وصیت نمبر20584: میں نازیہ وسیم زوجہ وودواحمد وسیم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر28 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-11-14 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 25000 روپے۔زیورات طلائی کل وزن 48.810 گرام قیمت 54667 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: سید نصیر الدین　　الامۃ: نازیہ وسیم　　گواہ شد: مظفر احمد ظفر

وصیت نمبر20585: میں قیصر سلطانہ عرشی زوجہ منور احمد طاہر مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر50 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-9-16 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 5000 روپے۔زیورات طلائی کل وزن 2 گرام قیمت 2340 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 800 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: حفیظ احمد طاہر　　الامۃ: قیصر سلطانہ عرشی　　گواہ شد: آفتاب الدین

وصیت نمبر20586: میں طیبہ منور بنت منور احمد طاہر قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر18 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-9-16 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 100 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: حفیظ احمد طاہر　　الامۃ: طیبہ منور　　گواہ شد: آفتاب الدین

وصیت نمبر20587: میں طیب احمد ولد مظفر احمد ننگلی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان عمر24 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: محمد ضیاء الدین　　العبد: طیب احمد　　گواہ شد: بشیر الدین

وصیت نمبر20588: میں آفتاب احمد نوری ولد گیانی عبدالحفیظ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان عمر24 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-11-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ
کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ　　گولبازار ربوہ

فون 047-6213649　　047-6215747

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد:بشیر الدین العبد: آفتاب احمد نوری گواہ شد:مبارک احمد

وصیت نمبر20589: میں صادقہ محبوب کمسٹرال بنت محبوب الحق کمسٹرال قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 20 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-9-24 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔والدین حیات ہیں۔زیورات طلائی وزن 10.900 گرام قیمت 12426 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد:حافظ مخدوم شریف الامۃ:صادقہ محبوب گواہ شد:ہدایت اللہ

وصیت نمبر20590: میں عائشہ کمسٹرال بنت محبوب الحق کمسٹرال قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 17 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-9-22 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔۔والدین حیات ہیں۔زیورات طلائی وزن 1.540 گرام قیمت 1909 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد:حافظ مخدوم شریف الامۃ:عائشہ کمسٹرال گواہ شد:ہدایت اللہ

وصیت نمبر20591: میں محمد ضیاء الدین ولد محمد ریاض الدین مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان علم عمر 26 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد:سید وسیم احمد العبد:محمد ضیاء الدین گواہ شد:بشیر الدین

وصیت نمبر20592: میں شہاب الدین ثاقب ولد شمس الدین فاضل قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-5-28 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 16000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد:شمس الدین العبد:شہاب الدین ثاقب گواہ شد:محمد کلیم خان

وصیت نمبر20593: میں اقبال مسرت زوجہ محمد معین اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-5-11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔زیورات طلائی وزن 121 گرام قیمت 96400 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد:محمد معین اللہ العبد:اقبال مسرت گواہ شد:محمد کلیم خان

وصیت نمبر20594: میں محمد امین ندیم ولد لال دین مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان عمر 28 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-10-5 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4230 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد:افتخار احمد خان العبد:محمد امین ندیم گواہ شد:محمد انور احمد

وصیت نمبر20595: میں عبد القیوم ولد محمد حسین عاجز قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان علم عمر 38 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شندھ ڈاکخانہ خاص ضلع پونچھ صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-10-6 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3846 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد:افتخار احمد خان العبد:عبد القیوم گواہ شد:محمد یوسف

وصیت نمبر20596: میں محمد یوسف ولد محمد اکرم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان علم عمر 35 سال تاریخ بیعت یدائشی احمدی ساکن پمو سان ڈاکخانہ شیر گڑھی ضلع ادھم پور صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-10-5 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3846 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد:افتخار احمد خان العبد:محمد یوسف گواہ شد:محمد انور احمد

وصیت نمبر20597: میں حلیمہ بی بی زوجہ محمد یوسف قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ابلوڈاکخانہ ابلو ضلع بھٹنڈہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-10-5 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر 15000 روپے۔زیورات نقرئی وزن 20 گرام قیمت 400 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد:محمد یوسف الامۃ:حلیمہ بی بی گواہ شد:محمد انور احمد

وصیت نمبر20598: میں جمیلہ ندیم زوجہ محمد امین ندیم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت ۱۹۸۸ء ساکن ابلوڈاکخانہ ابلو ضلع بھٹنڈہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-10-5 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر 35000 روپے وصول کر کے زیور بنایا۔تفصیل زیور:زیورات طلائی کل قیمت اندازاً 30000 روپے۔زیورات نقرئی وزن 3 تولہ قیمت 3900 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد:محمد امین ندیم الامۃ:جمیلہ ندیم گواہ شد:بشیر محمد

وصیت نمبر20599: میں فوزیہ منصور زوجہ K.O منصور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالا پریم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-5-25 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر 12000 روپے۔وصول شدہ۔زیورات طلائی وزن 96 گرام قیمت 102049 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد:K.O منصور احمد الام:فوزیہ منصور گواہ شد:محمود ٹی کے

وصیت نمبر20600: میں محمد فضل الرحمٰن ولد انیس الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ نوکری عمر 35 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ ایونیو ضلع کلکتہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-4-27 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 17000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد:عبد الحمید کریم الامۃ:محمد فضل الرحمٰن گواہ شد:مقصود احمد بھٹی

وصیت نمبر20601: میں امتہ العزیز زوجہ شاہ محمود احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ سنترہ گاچی ضلع ہاوڑہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-9-21 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر 20000 روپے۔بذمہ خاوند۔زیورات وزن 32 تولہ 22 کیرٹ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد:سید محمود احمد العبد:امتہ العزیز گواہ شد:مقصود احمد بھٹی

بقیہ: اداریہ از صفحہ 2

مسلمانوں کیلئے جائز ہے اور اس پر طُرّہ یہ کہ ایک بڑا طبقہ مسلمانوں کا اس بات پر بھی یقین رکھتا ہے کہ آنے والا مہدی بزور شمشیر اسلام کو دنیا میں غالب کرے گا۔ جو اسلام قبول نہیں کرے گا اس کے خلاف تلوار اُٹھائے گا اور خون کی ندیاں بہائے گا۔ حالانکہ یہ عقائد قرآن مجید کی واضح تعلیم لا اکراہ فی الدین کے سراسر مخالف ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کفار کو جبراً مسلمان بنانے کیلئے تلوار نہیں اُٹھائی بلکہ کفار نے مسلمانوں پر جبر کیا تھا اور مسلمانوں نے ان کے خوفناک مظالم سے تنگ آکر مجبوراً اپنے دفاع میں تلوار اُٹھائی تھی اور آپ نے فرمایا کہ یہ بات قطعاً غلط اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف ہے کہ آنے والا مہدی تلوار اُٹھائے گا اور کفار سے جنگ کرے گا۔ آپ نے فرمایا کہ حدیث بخاری کے الفاظ یضع الحرب اس بات کے گواہ ہیں کہ آنے والا نہایت نرمی ملائمت اور دلائل و براہین کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کرے گا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے لئے ایک اعلان بھی شائع فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ چونکہ میں خدا کی طرف سے آنے والا سچا مسیح ومہدی ہوں اور سچے مسیح ومہدی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ جنگوں کا خاتمہ کردے گا۔ اس لئے میرے اس دعویٰ کے بعد سے تلوار کی جنگ کا خاتمہ ہے لیکن نفوس کے پاک کرنے کا جہاد جاری ہے۔ آپ نے فرمایا: ؎

یہ حکم سن کر بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا

چنانچہ جب سے آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے عرصہ سو سال سے جو بھی جہاد کے نام پر لڑنے گیا کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکا اور یہی سچے امام مہدی کی صداقت کی نشانی ہے۔

آپؑ نے فرمایا کہ آج کے اس دور میں بھی جہاد جاری ہے۔ جہاد کبھی ختم نہیں ہوسکتا لیکن اب جہاد بالنفس اور تبلیغ کا جہاد جاری ہے اور اس کی آج کے اس دور میں شدید ضرورت ہے چنانچہ جماعت احمدیہ عرصہ ایک سو بیس سال سے یہ جہاد جاری رکھے ہوئے ہے اور تمام دنیا میں عیسائیوں، یہودیوں ہندوؤں اور دیگر مذاہب والوں کے روبرو قرآن مجید کی حقانیت ان کی اپنی زبانوں میں پیش کررہی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نصیحت کو نہ ماننے سے مسلمان آج روئے زمین پر سخت ذلت کا منہ دیکھ رہے ہیں۔ جنہوں نے اپنے ہاتھ میں تلوار پکڑی ہے وہ شکست فاش کا منہ دیکھ رہے ہیں اور ان کے مقابل پر کھڑے مسلمان غیر مسلموں کی مدد سے ''مجاہدین'' کے مقابل پر کھڑے ہیں اور یہ ''مجاہدین'' زیادہ تر معصوم مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں اور خودکش حملوں سے زیادہ تر مسلمان بھائیوں کا ہی نقصان کررہے ہیں۔ یہ ہے آج کے جہاد کا انجام۔ کاش! یہ خدا کی طرف سے آنے والے مسیح ومہدی کی بات مان لیتے اور اس کی آواز پر لبیک کہتے !

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان اصلاحات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ نے اسلامی فرقوں کے باہمی اختلافات کو دور کرنے کی بھی بھرپور سعی فرمائی ہے۔ آپ نے شیعہ اور سنیوں کے مقابل پر شیعوں کے متعلق فرمایا کہ شیعہ حضرات خلفاء کرام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا بھلا کہنے اور ان کے خلاف زبانیں کھولنے میں سخت غلطی پر ہیں اس طرح آپ نے بحیثیت حکَم وعدل اہل فقہ، اہل تصوف اور اہل حدیث کے متعلق آپ نے ان میں تبصرے فرما کر ہر ایک کو اس کی غلطی سے آگاہ فرمایا ہے۔ آپ نے جہاں اہل فقہ کے اندھی تقلید کو پسند نہیں فرمایا وہیں آپ نے فقہاء کو برا بھلا کہنے والوں کو نصیحت فرمائی اور ان کی علمی دینی کاوشوں کو سراہا اور ان کے اختلافات کے نتیجہ میں دین میں تفرقہ پھیلانے والوں اور تفرقہ پیدا کرنے والوں کو بادلائل منع فرمایا۔ آپ نے ایک اصول یہ بیان فرمایا کہ ہدایت کا پہلا ذریعہ قرآن مجید ہے۔ دوسرے نمبر پر سنت اور تیسرے نمبر پر حدیث۔ پس جو حدیث قرآن مجید کے مطابق ہو وہ ماننے کے لائق ہے اور جو حدیث قرآن مجید کی واضح تعلیم کے خلاف ہو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہو ہی نہیں سکتا۔ چاہے اصول حدیث کے لحاظ سے وہ کتنی صحیح ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت میں نیکی وتقویٰ کا بیج بونے کے ساتھ ساتھ اس نظام بیت المال کی بنیاد رکھی ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافت راشدہ سے ثابت ہے چنانچہ آپ کے قائم کردہ نظام بیت المال کی شاخیں آج دنیا کے ۱۹۸ ممالک میں پھیل چکی ہیں اور یہ تمام نظام خلیفہ وقت کی مکمل اطاعت کے دائرے میں گھومتا ہے جس سے ہر ایک کو اپنے اپنے حالات کے لحاظ سے فائدہ پہنچ رہا ہے۔ جماعت میں بیت المال کے نظام کے ساتھ ساتھ دار القضا کا بھی نظام جس کے فیصلے اطاعت گزاری کے جذبے کے ساتھ مانے جاتے ہیں آپ کی صداقت کی منہ بولتی تصویر ہے۔ یہ عظیم الشان اصلاحات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائیں اور خلافت احمدیہ میں جن کا سلسلہ نہایت وسعت سے عالمگیر طور پر جاری ہے اس کے بیان کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ دلچسپی رکھنے والے حضرات سلسلہ کے لٹریچر میں اس کا مطالعہ کرسکتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی روشنی میں اپنی جماعت میں اپنے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت کے نظام کی پیشگوئی فرمائی جو سو سال کے اندر اس قدر مضبوط ہو چکا ہے کہ دنیا کی بعض حکومتوں کی شدید مخالفت کے باوجود یہ ایک روحانی شان سے نہ صرف قائم بلکہ دنیا کے ۱۹۸ ممالک میں اپنے سایہ دار درخت کو پھیلائے ہوئے ہے جس کے ثمرات سے دنیا عالمگیر طور پر دینی و دنیوی اعتبار سے فیض پارہی ہے۔ یہ خلافت دنیا کے غریبوں کا سہارا ہے، بیواؤں کا سہاگ ہے۔ یتیموں کے لئے بمرتبہ باپ ہے غریب بچیوں کے لئے یہ شفقت کا ہاتھ ہے اور غریب طلباء کے مستقبل کی ضامن ہے۔

اور بے سہارا اور مصیبت کے ستائے ہوئے لوگوں کیلئے اللہ کی طرف سے نازل ہونے والا ایک سہارا ہے جس سے مغربی مشرقی اور کالے گورے یکساں فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ وہ خلافت ہے جس کی آواز دنیا کے تمام ممالک میں یکساں پھیل کر دین ودنیا میں راہنمائی بخش رہی ہے۔ اور اس غرض کیلئے دنیا کے شہر شہر اور بستی بستی میں مبلغین اسلام پھیلے ہوئے ہیں دنیا میں مساجد کا جال پھیل چکا ہے تمام دنیا میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہورہے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اس جماعت کو خلافت کے زیر سایہ باوجود شدید مخالفتوں اور ہلا دینے والے طوفانوں کے ترقیات وفتوحات عطا کرتا رہے گا۔ اور آہستہ آہستہ تین صدیوں کے اندر اندر غلبہ مکمل ہوجائے گا۔ جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ یہ بتارہی ہے کہ باوجود کمزوری کے، باوجود شدید مخالفتوں کے اللہ نے اس روحانی آواز کو دبنے نہیں دیا اور خود محض اپنے فضل سے اس آواز کو پوری دینا میں پھیلا دیا ہے وہی خدا انشاء اللہ آئندہ بھی اس کو عالمگیر فتوحات عطا کرے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے مخالفین کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''مقدر یوں ہے کہ وہ لوگ جو اس جماعت سے باہر ہیں وہ دن بدن گھٹتے جائیں گے جیسا کہ یہودی گھٹتے گھٹتے یہاں تک کم ہوگئے کہ بہت تھوڑے رہ گئے ہیں''۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۹)

آپ اپنی جماعت کی عالمگیر ترقی کا ذکر یوں فرماتے ہیں:

''اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی...... دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے''۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

آخر پر محترم مولانا وحید الدین خان صاحب اور آپ جیسے دیگر انصاف پسند علماء سے ہماری درخواست ہے کہ اگر وہ احمدیت کے متعلق غور کریں گے اور دعاؤں سے کام لیں گے تو اللہ تعالیٰ یقیناً ان کی صداقت کی طرف راہنمائی فرمائے گا۔ وما علینا الا البلاغ۔

(منیر احمد خادم)

عروج وزوال

خوشبو بھری بہاریں، خزاں بن کر گذر گئیں — کالی گھٹائیں برس کر، آخر بکھر گئیں
کتنے سُنہرے خواب جو، حقیقت نہ بن سکے — کتنی اُمیدیں خام، باحسرت گذر گئیں
شباب کی وہ مستیاں، زُلفوں کے پیچ وخم — دم نکالنے کے ساتھ ہی، سب ہی بکھر گئیں
کتنی عظیم ہستیاں، یادوں میں کھوگئیں — کتنی حسین صورتیں، جانے کدھر گئیں
کتنا ہے دلفریب یہ، سنسار رنگ و بُو — اِرم شدّاد وبستیاں، بس کر اُجڑ گئیں
کتنی قلیل زیست ہے، شبابِ دہر کی — پھولوں کی سیجیں صبح دم، جیسے بکھر گئیں
مالکِ تختِ تاؤس، وہ شہنشاہ نادر مثال — نسلیں ہی جن کی مٹ، گئیں بھولی بسر گئیں
ہر دورِ دہر بن گیا، زندانِ قدسیاں — چراغِ جہاں وہ ہستیاں، بسلاسل گذر گئیں
آئے عدم سے دیکھنے، جشنِ بہاراں تھے — جھپکتے ہی آنکھ اُف، بہاراں گذر گئیں

عُرُوج و زوال ازل سے، خدا کا ہے کاروبار
خورشید اس پہ آج تک، صدیاں گذر گئیں

(خورشید احمد پربھاکر، درویش قادیان)

منیجر ہفت روزہ بدر سے رابطہ کیلئے

منیجر بدر سے رابطہ کیلئے احباب کرام اس نمبر کو ڈائل کریں: 09914200702

اذکروا موتٰکم بالخیر:............

مکرم لطف اللہ کرم علی صاحب مرحوم آف سکندر آباد کا ذکر خیر

افسوس! مکرم لطف اللہ کرم علی صاحب مورخہ ۹ جنوری ۲۰۱۰ءکو اپنے مکان پر مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔محترم موصوف کے والد جناب غلام حسین کرم علی صاحب مرحوم کو مکرم سیٹھ عبد اللہ الہٰ دین صاحب مرحوم سکندر آباد کے ذریعہ سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔آپ احمدیت پر استقامت کے ساتھ قائم رہے۔آپ کی پھوپھی محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ جو کہ ’’میٹھی اماں‘‘ کے نام سے مشہور تھیں مکرم سیٹھ عبد اللہ الہٰ دین صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔

موصوف کی تاریخ پیدائش ۲۰؍نومبر ۱۹۳۷ء ہے۔خانگی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سکول میں ۷ ویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔موصوف کی شادی محترمہ حلیمہ بیگم مرحوم کے ساتھ ہوئی تھی جو کہ حضرت غلام قادر شرق صاحب کی صاحبزادی تھیں۔مکرم غلام قادر شرق صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آپ سے بذریعہ خط بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔بعد میں بنگلور سے سکندر آباد منتقل ہو گئے۔یہاں پر ’’خوشبودار اگربتیوں‘‘ کا کاروبار کرتے تھے۔مرحوم نماز اور روزہ کے بہت پابند تھے۔جب کاروبار کیلئے ضلع ورنگل جایا کرتے تھے تو تقریباً پچاس کلومیٹر سائیکل چلاتے ہوئے کنڈور آ کر احمدیہ مسجد میں نماز جمعہ ادا کرتے اور ہر حال میں نمازوں کی بروقت ادائیگی کا بہت خیال رکھتے تھے۔آخری دنوں میں جب بیمار تھے تب بھی بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے اور مسجد نور دور ہونے کے باوجود کسی خادم کے ساتھ مل کر نمازِ جمعہ کی ادائیگی کیلئے آیا کرتے تھے۔

موصوف نے زعیم انصار اللہ کے طور پر چار سال اور آخری وقت تک تقریباً ۲۰ سال مسلسل بحیثیت منتظم مال برائے مجلس انصار اللہ نمایاں خدمات سرانجام دیں۔وفات کے وقت جماعت احمدیہ سکندر آباد کے سیکرٹری امور عامہ بھی تھے۔اللہ تعالیٰ موصوف کی خدمات کو قبول فرمائے۔

قادیان دارالامان موصوف کو بے انتہا اور والہانہ محبت تھی۔ ہر سال اجتماع اور پھر جلسہ سالانہ قادیان کیلئے ضرور تشریف لایا کرتے تھے۔آخری دنوں میں باوجود بیمار ہونے کے جلسہ سالانہ قادیان تشریف لے گئے، واپس آنے کے تیسرے دن ہی وفات پا گئے۔

سکندر آباد میں شروع سے کرایہ کے مکان میں رہتے تھے۔جب ۱۹۹۳ء میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کا آغاز ہوا تو اپنے گھر پر ڈش انٹینا لگانا چاہتے تھے لیکن مکان مالک غیر احمدی ہونے کی وجہ سے ڈش لگانے کی اجازت نہیں دے رہا تھا اور اس امر کا موصوف کو بہت صدمہ تھا۔دوسرے احمدی احباب کے گھروں میں جا کر حضور انور کا خطبہ جمعہ سنا کرتے تھے۔گزشتہ سال اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا ذاتی مکان بنانے کی توفیق دی تو آپ نے بہت خوشی سے ڈش انٹینا نصب کروایا اور باقاعدگی کے ساتھ ایم ٹی اے کے پروگرام کو دیکھتے تھے۔

سکندر آباد کے قبرستان میں محترم موصوف کی تدفین عمل میں آئی۔احباب جماعت کثیر تعداد میں نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے۔موصوف کے پسماندگان میں دو لڑکیاں اور ایک بیٹا مکرم اسد اللہ ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام مخلص احمدی ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔آمین۔

(حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ سکندر آباد)

ہماری صحت:

دل کی بیماری کم کرنے کیلئے دن میں دو مرتبہ برش کرنا مفید ہے

لندن یونیورسٹی کے پروفیسر رچرڈ واٹ کی قیادت میں کئے گئے سروے کے مطابق جو برٹش میڈیکل میگزین میں شائع ہوا اور جو انہوں نے گیارہ ہزار لوگوں کے روزانہ کے معمولات پر یہ سروے آٹھ سال میں مکمل کیا۔ان کا کہنا ہے کہ دن میں دو مرتبہ یعنی صبح شام برش کرنے والوں میں دل کی بیماری کا امکان برش نہ کرنے والوں کے مقابلہ میں 70 فیصد کم ہوتا ہے کیونکہ جو لوگ دانت صاف نہیں کرتے ان کے منہ میں جراثیم زیادہ پنپتے ہیں جو دل کے امراض بڑھنے کا موجب بنتے ہیں۔ (Daily Malayala Manorama Kannur Kerala 29 May 2010)

چودہ سو سال قبل ہمارے پیارے آقا رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کی صفائی کی بار بار تاکید فرمائی تھی ملاحظہ فرمائیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کا موجب ہے‘‘ (نسائی باب الترغیب فی السواک)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’میں تمہیں مسواک کرنے کی بہت زیادہ تاکید کرتا ہوں‘‘ (بخاری کتاب الجمعہ باب السواک یوم الجمعہ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اگر میری امت پر گراں اور مشکل کا باعث نہ ہوتا تو میں ہر نماز سے پہلے مسواک کرنے کا حکم دیتا‘‘۔(بخاری کتاب الجمعہ باب السوان یوم الجمعہ)

اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد وبارک وسلّم علیہ وعلیٰ ال محمّد انّک حمید مجید۔

(ڈاکٹر اشرف علی موگرال۔کیرالہ)

سوچے جو اپنے عجب زباں بند ہوگئی

دُنیا کے کاروبار کی فرصت نہ ہوسکی ... دل اس سے جب ملا تو فراغت نہ ہوسکی
دیکھا جو حسن یارِ ازل ہوش اُڑ گئے ... اس جگ میں پھر کسی سے محبت نہ ہوسکی
لطفِ مزید کی نہ گئیں دل سے حسرتیں ... اس در پہ جاکے ہم سے قناعت نہ ہوسکی
نادم ہوں شرمسار ہوں شکووں گلوں پہ میں ... کم ظرف ہوں سو مجھ سے مروّت نہ ہوسکی
کیا کیا نہ ہم کو یاد تھے نکتے نئے نئے ... جب سامنا ہوا تو جسارت نہ ہوسکی
سوچے جو اپنے عیب زباں بند ہوگئی ... ہم سے کسی بشر کی مذمت نہ ہوسکی
لہجہ تھا ناصحوں کا زہر میں بجھا ہوا ... سو کارگر کوئی بھی نصیحت نہ ہوسکی
ہم بے ہنر کسی کو بھی حیراں نہ کر سکے ... افسوس ہم سے کوئی کرامت نہ ہوسکی
بس اک قدم اُٹھاکے اَنا کو تھا روندنا ... تا عمر ہم سے طے یہ مسافت نہ ہوسکی
ماتھا تو ٹیکتے رہے ہر صبح و شام ہم ... پر سچ تو یہ ہے ہم سے عبادت نہ ہوسکی
عرشیؔ ہوا ہوا مرا شوق مکالمہ ... لب یوں سلے کہ مجھ سے خطابت نہ ہوسکی

....(ارشاد عرشی ملک، پاکستان)

درخواست دُعا

میرے بیٹے عزیزم فیضان احمد احمدی آف توسان Arizona آف امریکہ کی شادی مکرمہ عنیقہ وردہ بنت مکرم عبد الرؤف صاحب سے بمقام قادیان مورخہ 14.6.10 کو عمل میں آئی۔اس موقع پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک میں دُعا کروائی اور اُسی روز رخصتی بھی عمل میں آئی۔ مورخہ 15.6.10 کو دعوت ولیمہ کی تقریب عمل میں آئی۔خاکسار اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ 500 روپے اعانت بدر کی ادائیگی کرتے ہوئے شادی کے ہر لحاظ سے باعث برکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

(عبد المالک احمدی۔توسان۔امریکہ)

اعلان ولادت

مورخہ ۲۱؍اگست کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور انور نے ازراہِ شفقت ’’سالک احمد ربانی‘‘ تجویز فرمایا ہے۔نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔نومولود محترم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش کا پڑپوتا اور محترم محمود احمد صاحب عارف درویش کا پڑنواسہ ہے۔بچے کی صحت وسلامتی والی درازی عمر نیز دین کا خادم بننے کیلئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔ (طارق احمد ربانی۔قادیان)

ضروری اعلان بابت گمشدگی رسید بک مجلس انصار اللہ

احباب جماعت وارا کین مجلس انصار اللہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ بھارت کی رسید بک نمبر ۱۹۰۰ (انیس صد) کہیں گم ہوگئی ہے جس میں رسیدات نمبر ۷۵ تا ۱۰۰ قابل استعمال ہیں۔لہٰذا ایسی رسیدات پر چندہ کی ادائیگی سے پرہیز کریں اور رسید بک ملنے پر دفتر کو اطلاع دیں۔جزاکم اللہ۔

(قائمقام صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

بسم اللہِ الرحمن الرحیم
وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN
M/S ALLADIN BUILDERS
Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman
Contact : Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396
Emal: khalid@alladinbuilders.com
Please visit us at : www.alladinbuilders.com

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 59 Thursday 9 September 2010 Issue No. 36

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

خالص ہوکر اللہ کی تلاش کرنے والے ہی خدا کو پا سکتے ہیں

خدا کا قرب پانے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور قرآن مجید کی پیروی ہی ضروری ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3 ستمبر 2010 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت کریمہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وانَّ اللہ لَمَعَ المحسنین کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا کہ وہ لوگ جو ہمارے بارے میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے اور فرمایا کہ آج کل ہم رمضان کے آخری عشرے سے گزر رہے ہیں یہ مہینہ دعاؤں کی قبولیت کا خاص مہینہ ہے اور یہ عشرہ اس قبولیت کی معراج حاصل کرنے کا خاص عشرہ ہے اس میں لیلۃ القدر آتی ہے آج جمعہ کا دن بھی خدا کی نظر میں ایک بابرکت دن ہے جو ہر ساتویں دن اپنی برکتوں کے ساتھ آتا ہے اس میں ایک خاص گھڑی قبولیت دعا کی بھی آتی ہے۔

فرمایا: یہ تمام برکتیں ان دنوں میں جمع ہوئی ہیں اور خدا تعالیٰ کے اپنے بندوں پر احسانوں کی طرف توجہ دلا رہی ہیں۔ یہ عارضی توجہ نہیں ہونی چاہئے بلکہ مستقل مزاجی کے ساتھ اس امر کی طرف متوجہ کرنے والی ہونی چاہئے جس کا اس آیت میں ذکر ہے۔ جو میں نے تلاوت کی ہے یعنی خدا کی تلاش میں اگر یہ جدوجہد کامیاب ہو جائے تو ایک بندے کو خدا کا قرب دلا کر اس کی کایہ پلٹ دیتی ہے۔ فرمایا یہ جدوجہد اس طرح کامیاب ہوگی جیسے خدا نے فرمایا ہے کہ ہم سے ملنے کی مستقل مزاجی سے کوشش کرتے رہو اور جب اللہ سے ملنے کی کوشش ہوگی تو ظاہر ہے ان باتوں کا بھی خیال رکھنا ہوگا جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں اور اس کے قریب کرتی ہیں۔

فرمایا: اس کیلئے اللہ تعالیٰ ایسا ماحول پیدا کر دیتا ہے جس میں خدا کی طرف بڑھنے کی خاص توجہ ہوتی ہے اور آج کل رمضان کا مہینہ ہمیں اس کوشش اور جدوجہد کا موقعہ میسر کر رہا ہے۔ رمضان کے روزے اور اس کی عبادتیں بھی ایک خاص مجاہدہ ہیں۔ اس روحانی ماحول میں ہمیں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا: آج میں اس خاص آیت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ وہ طریق بیان کروں گا جن کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔

فرمایا: ہر انسان کی استعداد یں اور سوچیں مختلف ہوتی ہیں لیکن حکم یہ ہے کہ جو بھی استعدادیں ہمیں ان کے مطابق اللہ تعالیٰ کی تلاش اور جستجو کریں اگر یہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اپنی طرف آنے کے رستے دکھائے گا لیکن انسانی سوچ اگر ان استعدادوں کے انتہائی استعمال میں روک بن جائے نفس مختلف بہانے تلاش کرنے لگے تھوڑی سی کوشش کو جَاھَدَ کا نام دے دیا جائے تو اس سے انسان اللہ تعالیٰ کو حاصل نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں بھلا یہ کیونکر ہو سکے کہ جو شخص نہایت لاپرواہی سے سستی کر رہا ہے وہ ایسا ہی خدا کے فیض سے مستفیض ہو جائے جیسا وہ شخص جو تمام عقل اور تمام زور اور تمام اخلاص سے اس کو ڈھونڈتا ہے۔

فرمایا: خالص ہو کر اللہ کی تلاش کرنے والے ہی خدا کو پا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کے مختلف درجے ہیں جو مسلسل کوشش سے اللہ کی توجہ کو جذب کر کے انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو پانے کیلئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات پر کامل ایمان اس مسلسل کوشش پر انسان کو مائل کرتا ہے۔ اگر صرف عقل کے ترازو سے اللہ کی پہچان کی کوشش ہوگی تو اللہ تعالیٰ نظر نہیں آ سکتا۔

اللہ کو پانے اور اس کے راستوں کی تلاش کیلئے پہلی کوشش بندے نے کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پہچان کیلئے بھی بندے کو اندھیرے میں نہیں رکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قیامت تک کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کو ہمارے سامنے رکھا کہ اس میں راستے تلاش کرو۔ اس سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ اپنے راستوں کی نشاندہی کرتا رہا ہے۔ پھر انبیاء کے ذریعہ نشانات اور عجائبات دکھا کر اپنی ہستی کا ثبوت بھی پیش ہے تا کہ ان چیزوں سے اللہ کی طرف آنے کے راستوں کی پہچان ہو سکے۔

فرمایا: سورہ فاتحہ کی دعا پر غور کریں اور نہایت درد سے اللہ سے صراط مستقیم کی ہدایت چاہیں تو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے اور اپنی طرف آنے کے راستے دکھاتا ہے۔

فرمایا: ظاہر ہے ایک عقلمند انسان اسی کام کو کسی کے توجہ دلانے پر کرتا ہے اور اس سے فائدہ اُٹھاتا ہے تو لامحالہ اس توجہ دلانے والے کا شکرگزار ہو کر اس سے بھی تعلق پیدا کرتا ہے اور کرنا چاہئے۔ یہی عقل کا تقاضہ ہے کہ مزید فائدہ اٹھائے۔ پس اس نکتہ کو سمجھنا ضروری ہے اور جو سمجھتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ انبیاء اللہ کے راستے دکھاتے ہیں اس بات کے سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ عقلمند انسان ان کے ساتھ جڑ کر اخلاص و وفا کا تعلق پیدا کرے۔

اس زمانے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح و مہدی کے آنے کی خبر دی ہے تو جس نے پھر خدا تعالیٰ سے بندے کے تعلق کو قائم کروانا تھا اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اور دعا بھی مسلمانوں کے سامنے موجود ہے اور اکثر پڑھتے بھی ہیں تو کس قدر ضروری ہے کہ بغیر سوچے سمجھے انکار کرنے کی بجائے تعلق جوڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستوں کو پانے کا تجربہ تو کریں بجائے اس کے کہ بغیر سوچے سمجھے انکار کرتے چلے جائیں۔

فرمایا: مسلمانوں کو خاص طور پر اس نسخہ کو آزمانہ چاہئے تا کہ نہ صرف یہ کہ خدا کی ناراضگی مول نہ لیں بلکہ اس کی طرف لے جانے والے نئے راستوں کو بھی پائیں اور یہی چیز ہم احمدیوں کیلئے بھی ضروری ہے کہ صرف بیعت کر کے بیٹھ نہ جائیں بلکہ اللہ کی تلاش اور قرب کیلئے جہد مسلسل کرتے چلے جائیں اور خاص طور پر ان چند دنوں میں بہت توجہ دیں۔

فرمایا: اگر ہم خالص ہو کر اس کی بخشش طلب کرتے ہوئے اس کی طرف جھکیں گے تو وہ اپنے وعدے کو پورا کرے گا اور اپنی طرف آنے کے مزید روشن راستے دکھائے گا مزید درجے بلند ہوں گے۔

فرمایا: جو اللہ سے دور ہٹتے ہیں وہ اندھیروں میں گرتے چلے جاتے ہیں بندے کی بدقسمتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا سے دور کرتا ہے۔ حضور نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ کوئی بدعت اور تعویذ گنڈے خدا کے قریب نہیں کر سکتے۔ خدا کا قرب پانے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور قرآن مجید کی پیروی ہی ضروری ہے۔

فرمایا: ہدایت دینا اللہ کا کام ہے اور جو شخص اللہ کی طرف سے ہونے کا دعوے کرے تو اس کی حقیقت جاننے کیلئے بھی خدا کی طرف ہی رجوع کرنا چاہئے۔ کسی مرسل کو ہنسی ٹھٹھے کا نشانہ بنانے والا ہدایت سے محروم اور خدا کی گرفت کا مورد بن جاتا ہے۔ پس ہر انسان کو خدا کے رنگ میں رنگین ہونے اور اس کی صفات اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جس سے اس کے قرب پانے کے راستے ملتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی صفات ستار۔ شکور۔ ربوبیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اسی طرح اور صفات حسنہ ہیں جب انسان ان کو سامنے رکھتے ہوئے کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی رہنمائی فرماتا ہے۔ خالص ہو کر اللہ کو تلاش کرنے کی کوشش کرو گے تو خدا ملے گا۔ فرمایا: اللہ کے نام پر ظلم و بربریت پھیلانے والے کس طرح اللہ کی راہ کو پا سکتے ہیں؟۔ حضور نے مردان کی احمدیہ مسجد پر حملہ کا ذکر کرتے ہوئے ظالمانہ کارروائی اور ایک خادم کی شہادت کا ذکر فرمایا کہ یہ لوگ جو اللہ کے نام پر اللہ کی عبادت کرنے والوں پر حملے کرتے ہیں یہ کسی طرح بھی خدا والے نہیں کہلا سکتے۔ حضور نے شیعوں پر ہونے والے حملہ کا ذکر بھی فرمایا اور ظالموں سے نجات کی دعا فرمائی۔ فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے خدا کو پانے کیلئے سخت مجاہدے اور ریاضتیں کیں تو خدا نے ان کو اپنے قرب کی راہیں دکھائیں۔ اور وہ ستاروں کی مانند ہو گئے۔

خطبہ کے آخر پر حضور نے فرمایا اللہ کرے ہم میں سے ہر ایک اس روح کو سمجھنے والا ہو اور ہماری کوششیں خدا کی طرف بڑھنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کی طرف لے جارہی ہوں اپنے عہدوں میں کمزوری دکھا کر کبھی خدا کے حضور شرمندہ نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عہد نبھانے اور اس کا قرب پانے کی توفیق دیتا چلا جائے اور باقی یہ دن پہلے سے بڑھ کر دعاؤں میں گذارنے والے بن جائیں اللہ تعالیٰ خود ہماری ڈھال بن جائے اور ہمارے دشمنوں کی پکڑ کے سامان کرے۔ حضور نے آخر پر شہید مرحوم کے کوائف بیان فرمائے۔

☆☆